ادعیہ عملیات   ادعیہ ۱۰

فتبارک اللہ احسن الخالقین

کتاب لاجواب جامع جدید اصول نقوش تعویذات جامع مع فروع وقواعد تسخیرات جاذب قلب محبوب یعنی



مفتاح طلسم القلوب

بتصحیح جناب مولوی بقا حسین خان صاحب عالم ملکی فیروزآبادی باہتمام محمد عبداللہ تاجر کتب چوک لکھنؤ

در مطبع مجتبائی لکھنؤ مطبوع گردید

رجسٹری نمبر ۲۸ مورخہ ۲ جون سنہ ۱۸۹۳ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحمدُ للہِ ربِّ العالمین وَ الصّلوٰۃُ وَالسَّلامُ علیٰ رسُولہٖ محمّدٍ وَّ اٰلہٖ وَاَصحابہٖ اجمعین

ہشت خلد وہفت چرخ وشش جہات وپنج حس | چار ارکان وسہ آرواح ودو کون ایک خدا

اما بعد سید ابو الحسن بن سید مہدی عرض کرتا ہے کہ نام اس رسالہ کا رسالہ **مقناطیس القلوب** ہے کیونکہ اس رسالہ میں بیان ایسے اعداد کا کیا جاتا ہے کہ جو ایک دوسرے کے عاشق ہین اور محبت بین الاثنین والفت بین الشخصین کے واسطے پُر تاثیر و سریع الاثر ہین کہ ان کو اعداد متحابہ کہتے ہین اور امام الحکما افلاطون نے ان اعداد کا نام مقناطیس القلوب رکھا ہے اس لیے کہ جیسے قوت جاذبہ حجر مقناطیس کو ساتھ حدید کے ہے ویسے ہی قوت جاذبیت اعداد متحابہ کو آپسمین ہے اس دعوے کو بدلیل ثابت کیا ہے جیسا کہ بیان ہوگا اور ابتک اعداد متحابہ کے بیان مین کسی نے کوئی رسالہ جداگانہ تحریر نہین کیا ہے محققین نے جو کچھ اس باب مین لکھا ہے مختصر طور پر لکھا ہے اور اس کے اسرار خفیہ کو

آشکار نہیں کیا ہی تاکہ ہر کس و ناکس اس مطلب جلیل القدر پر قادر نہو سکے کیونکہ اگر شوخ طبیعتان مجنون خصال و عاشق مزاجان فرہاد مثال حلاوت و شیرینی سے اسکے ذائقہ پاوین اور طریقہ کار پردازی سے اس کے واقف ہوجاوین تو جیسے مستون کے ہاتھ مین تلوارین آئین ؎

اگر تیغ بدست مست افتد	زند ہر سو نہ بیند نیک و بدرا

پس چونکہ اہل بصیرت نے اس مخدرہ مطلب کو عزیز تر از جان جانکر مثل نگاہ کے سات پردون مین مخفی و محجوب کرکے رکھا ہے کہ نیک طینتان روشن ضمیر و یوسف طبیعتان باتوقیر بھی نظارہ حسن و جمال باکمال سے اس کے محروم تھے لہذا اس حقیر نے اس مطلب عظیم الشان کو کتب معتبرہ سے مثل کشکول شیخ بہاؤالدین عاملی وجدوات میر باقر داماد و اخلاق جلالی و کشاف اصطلاحات الفنون و مفاتیح المغالیق کے بسعی بلیغ استخراج کرکے بعنوان مناسب ان چند اوراق مین جمع کیا اور جو حجابات زنگار رنگ جمال عدیم المثال پر ان مطالب علیہ و مضامین خفیہ کے تھے باستصواب پیر حرو ان سب حجابات کا اٹھا دینا اور بالکل کشف استار کرنا مناسب نہ تھا کیونکہ ؎ عاقلان ہیچگہ چنین نکنند * کشف رخسار نازنین نکنند
مگر باز ہم اکثر مقامات مین تفصیل اجمال کی گئی اور گوہر مضامین رشتہ تحریر مین پروئے گئے کہ ہر کہ دریافت پس جو صاحب علم و فہم کہ اس مطلب پر قادر ہو جاوین انکی خدمت مین التماس یہ ہی کہ اس امر کو امور نامشروعہ مین صرف نفرماوین اور متابعت نفس امارہ مین زک نہ اٹھاوین کہ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ کیونکہ جو لوگ اسرار یہ فن پر مطلع ہو جاتے ہین انکے ہاتھ سے کار ہائے نمایان اس فن کے ظہور مین آتے ہین اور اس باب مین یعنی تحابب بین الاثنین و تباغض بین الشخصین کے لیے جزو اعظم علم نجوم و علم وفق اعداد کا جانتا ہی کیونکہ تحابب و تباغض بین الاثنین

دو طرح سے ہوتا ہی ایک تو خلقی ہی کہ بسبب طالع ولادت ان دونون کے
محبت باہمی ہوتی ہی تو بسبب قلت وکثرت دلائل کے کمی وبیشی الفت کی ہتی ہے
جیسا کہ محقق طوسی رح نے شرح ثمرۃ الفلک بطلیموس مین لکھا ہی اور اس قسم
کی محبت کبھی مبدل بعداوت بھی ہوجاتی ہی کہ بسبب گردش فلکی کے کسی سال اگر
طالع سال ان دونون کا مخالف ایک دوسرے کے آتا ہی تو مخالف پیدا
ہوجاتی ہے اور اگر دو چار برس تک طالع سال ان دونون کا مخالف ایک دوسرے
کے آتا ہے تو دو چار برس تک مخالف رہتی ہی بعد اسکے جب طالع سال
دونوں کا موافق آتا ہی تو پھر موافقت ہوجاتی ہے اور قلت وکثرت مخالفت و
موافقت کی بسبب قلت وکثرت دلائل کے رہتی ہی **دوسرے** یہ کہ محبت و
عداوت درمیان دو شخصوں کے بسبب عملیات وتعویذات وطلسمات کے پیدا
ہوجاتی ہی اگرچہ خلقی نہو اور اگر بعض دلالات خلقی بھی محبت کے موجود ہوں کہ ان دونوں
میں عداوت نہو بلکہ کسی قدر اتفاق ہو اس مقام پر عملیات وتعویذات محبت کے
کہ حوباداب شرائط کیے گئے ہون سریع التاثیر ہوجاتے ہیں اور اگر ان دونون
عداوت باہمی ہو تو بھی تاثیر محبت ہوگی مگر کم دبد شواری پس تاوقتیکہ
[illegible] اوضاع نجومی و گردش فلکی سے واقف ہو عملیات وتعویذات و
نقوش [illegible] تاثیر [illegible] امر محال ہے مگر استعمال کرنے مین اعداد متحابہ کی
اوضاع نجومی شرط نہین ہے ہان اگر تحریر نقوش اعداد متحابہ مین رعایت
اوضاع نجومی کیجاے تائید تمام وفائدہ تمام بخشے گا جیسا کہ بیان ہوگا الحاصل
مرتب کیا گیا یہ رسالہ اوپر ایک مقدمہ اور دو مقصد اور خاتمہ کے

مقدمہ کسر اقسام عدد مین باب پہلا مشتمل اوپر تین فصلون کے		مقصد اول مشتمل اوپر چار بابون کے فصل پہلی تعریف اعداد متحابہ مین

فصل دوسری تاثیر و طریق استعمال مین
فصل تیسری خواص اعداد متحابہ مین
باب دوسرا متضمن ہے اوپر تین فصلوں کے
فصل اول استخراج عددین متحابین مرتبہ اول مین
فصل دوم استخراج عددین متحابین مرتبہ دوم مین
فصل سوم استخراج عددین متحابین مرتبہ سوم مین
باب تیسرا مشتمل اوپر تین فصلون کے
فصل اول وفق عددین متحابین مرتبہ اول مین
فصل دوسری وفق عددین متحابین مرتبہ دوم مین
فصل تیسری وفق عددین متحابین مرتبہ سوم مین
باب چوتھا متضمن اوپر تین فصلون کے
فصل اول تحریر نقش وفق مرتبہ اول مین
فصل دوم تحریر نقش وفق مرتبہ دوم مین
فصل سوم تحریر نقش وفق مرتبہ سوم مین

مقصد دوسرا بیان دلائل خلقی و وجوہات محبت مین مشتمل اوپر تین فصلونکے

فصل اول بیان دلائل خلقی محبت مین از روے کواکب انجم وقت ولادت کے
فصل دوم دربیان محبت بین الشخصین از روے خداوند طالع وقت ولادت کے
فصل سوم دربیان وجوہات محبت بین الاثنین از روے راس و نام کے
خاتمہ دربیان وجوہات و دلائل عداوت خلقی از روے وقت ولادت وغیرہ کے

مقدمہ بیان کسر و اعداد کے اقسام مین چونکہ اعداد متحابہ کا پہچاننا موقوف و منحصر ہی اوپر پہچاننے اقسام کسر و اقسام اعداد کے لہذا اسکو مقدم کیا پس جاننا چاہیے کہ کسر کی دو قسمین ہین منطق و اصم کسر منطق کسور تسعہ مشہورہ کو کہتے ہین مثل نصف و ثلث و ربع کے عشر تک اور انکو امہات الکسور کہتے ہین اور کسر اصم وہ کسر ہے کہ جسکی تعبیر بغیر جزو کے ممکن نہو مثلاً دسویں کا بائیسواں جزو دس ہوی اور چوالیسواں جزو پانچ ہوی و علی ہذا القیاس اور اعداد متحابین کسر سے مراد کسور اصم ہین نہ کسور تسعہ مشہورہ اور واضح ہو کہ بنا بر حصر عقلی کے عدد کی تین قسمین ہین تام و زائد و ناقص کیونکہ جو عدد فرض کیا جاوے خالی تین حال سے نہین ہے کہ اجزای صحیحہ بسیطہ اسکی یا مساوی اسکی ہونگی یا کم یا زیادہ پس اگر مساوی ہون اسکو عدد تام کہتے ہین

مثل چھ کے کہ جمیع اجزائے صحیح بسیط اسکے مساوی اسکے ہین کیونکہ نصف اس کا تین ہے اور ثلث اسکا دو ہے اور سدس اسکا ایک ہے پس مجموع نصف وثلث وسدس چھ ہوتے ہین کہ مساوی اور عین اصل عدد ہے اور اگر اجزائے صحیحہ بسیطہ اسکے کم ہون اصل عدد سے اسکو عدد ناقص کہتے ہین مثل آٹھ کے کہ اجزائے صحیحہ بسیطہ اسکے اس سے کم ہین کیونکہ نصف اسکا چار ہین اور ربع اس کا دو اور ثمن اس کا ایک پس مجموع نصف و ربع وثمن سات ہوتے ہیں کہ کم ہین اصل عدد سے اسی طرح سات اور نو اور دس اور چودہ اور سولہ اور بائیس کہ انکے بھی اجزا اصل عدد سے کم ہین انکو عدد ناقص کہتے ہین اور اگر اجزائے صحیحہ بسیطہ اسکے زیادہ ہون اصل سے اُس کو عدد زائد کہتے ہین مثل بارہ کے کہ جمیع اجزا اس کے اس سے زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ نصف اس کا چھ ہین اور ثلث اس کا چار ہین اور ربع اس کا تین ہیں اور سدس اس کا دو ہین اور بارہوان جز اسکا ایک ہے کہ یہ سب کسور ملا کے سولہ ہوتے ہین کہ زیادہ ہین اصل عدد سے پس مبلغ اجزائے عادہ ہر ایک کا ان اقسام ثلثہ میں سے روح اور معشوق اور باطن اور سر اور مزاج اسکا ہے پس عدد تام عاشق اپنے مرتبہ کا ہے اور عدد زائد عاشق اس مرتبہ زائدہ کا ہے کہ جو مبلغ اجزا اسکے کا ہے اور عدد ناقص عاشق ہون مرتبہ ناقصہ کا ہے کہ جو مجموع اجزا اسکے کا ہے اور عددین متباین عاشق ایک دوسرے کے ہین جیسا کہ آئے گا **فائدہ** دربیان عددین متماثلین ومتداخلین ومتوافقین ومتبائنین بعد اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جو دو عدد فرض کئے جاوین درمیان انکے چار نسبتوں مین سے کسی نسبت کا پایا جانا ضروری ہے تماثل وتداخل وتوافق وتبائن پس جو دو عدد کہ آپس مین مساوی ہوں مثل دو اور دو یا چار اور چار کہ وہ متماثل ہیں اور اگر مساوی نہون بلکہ ایک اقل ہو اور ایک اکثر پس وہ اقل اگر اس اکثر کو فنا کر دے مثل چار اور آٹھ کے یا دو اور آٹھ یا بیس اور سو کے وہ متداخل ہین یعنی انمین نسبت تداخل کی ہے اور اگر اقل ان دونون کا

اس اکثر کو فنا نکرے بلکہ ایک عدد ثالت ایسا ہو کہ وہ دونوں کو فنا کردے اسطرح
کہ مقسوم علیہ کو باقی پر تقسیم کرین یہانتک کہ کچھ نہ بچے پس وہ متوافق ہین یعنی اُنمین نسبت
توافق کے ہی اور جو کسر کہ مخرج اس عدد ثالت کا ہی وہ وفق ان عددین متوافقین کا ہوگا

مثل اکیسو اٹھائیس کے کہ سوکو تین مرتبہ اٹھائیس تقسیم کیا — ٣ | ٢٨ | ١
سولہ بچے پھر اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ تھا سولہ پر ایکبار تقسیم کیا — ٨٤ / ١٦
بارہ بچے پھر سولہ کو کہ مقسوم علیہ تھا ایکبار بارہ پر تقسیم کیا چار بچے — ١ | ١٦ | ٢٨
پھر بارہ کو کہ مقسوم علیہ تھا چار پر تین بار تقسیم کیا کچھ نہ بچا معلوم ہوا — ١٦ / ١٢
کہ اان دونوں عددون مین آپس مین نسبت توافق کے ہی اور — ١ | ١٢ | ١٦
یہ چار ایسا عدد ثالت ہی کہ اسنے ان دونون عددون کو فنا — ١٢ / ٤
کردیا پس یہ چار عاد ہے ان دونون کا اور ربع کو مخرج اس — ٣ | ٤ | ١٢ — ١٢ / ×
چار کا ہی وفق ہی ان دونون عددین متوفقین کا اور اگر دونون
عدد فنا ہون بلکہ بعد تقسیم کے کچھ باقی رہے تو ان دونون عددونکو — ١ | ٨ | ١٣
آپس مین نسبت تباین کے ہے مثل آٹھ اور تیرہ کے کہ جب — ٨ / ٥
تیرہ کو آٹھ پر تقسیم کیا پانچ بچے پھر جب آٹھ کو پانچ پر تقسیم کیا — ١ | ٥ | ٨
تین بچے پھر جب پانچ کو تین پر تقسیم کیا دو بچے پھر تین کو دو پر تقسیم — ٥ / ٣
کیا ایک بچا پس یہان پر کوئی عدد ثالث ایسا نہین نکلا کہ جو — ١ | ٣ | ٥
دونوں کو فنا کردیتا معلوم ہوا کہ ان دونوں کو آپس مین نسبت — ٣ / ٢
تباین کی ہے پس ان نسب اربعہ مین سے ضرور رہے — ١ | ٢ | ٣
کہ اعداد متحابہ مین نسبت توافق کے ہو جیسا کہ آئے گا — ٢ / ١

باب اول تعریف و معرفت و طریق استعمال و خواص اعداد متحابہ مین

اس باب مین تین فصلین ہین **فصل پہلی تعریف و معرفت عددین متحابین مین**۔ واضح ہو کہ عددین متحابین وہ دو عدد ہین کہ ان مین سے ایک زائد ہو اور ایک ناقص اور اجزاے صحیحہ بسیطہ ہر ایک کے عین عدد دیگر ہو جائین یعنی اجزا عدد زائد کے عین عدد ناقص ہو جائین اور اجزا عدد ناقص کے عین عدد زائد ہو جائین مثل اعداد درٓک اور ررٓل کے کہ اعداد باطن ہر ایک کے عین عدد دیگر ہو جاتے ہین یعنی دوسو بیس کے کسور مجموعی دوسو چوراسی ہوتے ہین اور دوسو چوراسی کے جمیع اجزا دوسو بیس ہو جاتے ہین

اصل اعداد زائد برائے محب	۲۲۰	اصل عدد ناقص بجہت محبوب	۲۸۴
نصف	۱۱	نصف	۱۴۲
ربع	۵۵	ربع	۷۱
خمس	۴۴	جزو ہفتاد و یکم	۴
عشر	۲۲	جزو صد و چہل و دوم	۲
نصف عشر	۱۱	جزو دو صد و ہشتاد و چہارم	۱
جزو یازدہم	۲۰	مجموع این کسور	۲۲۰
جزو بست و دوم	۱۰	انمین سے ۲۸۴ عدد عطارد کے ہین	
جزو چہل و چہارم	۵	اور ۲۲ عدد زہرہ کے کیونکہ عدد زہرہ	
جزو پنجاہ و پنجم	۴	۲۱۷۵ ہین اور حرف بلاتکرار اسکے تین ہین	
جزو صد و دہم	۲	پس تین اور ملا دیئے ۲۲۰ ہوے اور	
جزو دو صد و بستم	۱	عطارد و زہرہ مین دوستی جانبین سے	
مجموع این کسور	۲۸۴	ہے جیسا کہ مقصد دوم مین بتفصیل بیان	

ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ میر باقر داماد علیہ الرحمہ نے کتاب جذوات کے

جذوہ عاشر مین لکھا ہی خلاصہ اس کا یہ ہے کہ امام الحکما افلاطون الہی نے استقراء خواص اعداد متحابہ مین توغل بالغ کیا ہے کہ یہ دونون عدد باہم متجاذب عاشق و متعشق وبسمت یکدیگر متواجہ و متحارک ہین اور عددین متحابین عبارت ان دو عدد زائد وناقص سے ہے کہ مبلغ اجزا زائد مساوی ناقص و مبلغ اجزاے ناقص مساوی زائد ہوتے ہین مثل ۲۲۰ و ۲۸۴ کے کہ ابتدا عددین متحابین کے انہین سے ہے اور اس سے کم مین استخراج اعداد متحابہ کا ممکن نہین ہان اس سے زیادہ بہی ممکن ہے مثل ۲۰۲۴ و ۲۲۹۶ کے کہ یہ مرتبہ دوم اعداد متحابہ کا ہے اور مثل ۱۷۲۹۶ و ۱۸۴۱۶ کے کہ یہ مرتبہ سوم اعداد متحابہ کا ہے جیسا تفصیل بیان ہوگا اور چونکہ مقدمہ مین ذکر ہوا کہ عدد زائد عاشق اس مرتبہ زائدہ کا ہے کہ جو مبلغ اجزا اس کے کا ہے مثل ۲۲۰ کے کہ جمیع اجزاے صحیحہ اسکے ۲۸۴ ہوتے ہین پس ۲۲۰ عاشق ۲۸۴ کے اور عدد ناقص عاشق اس مرتبہ ناقصہ کا ہی کہ جو مجموع اجزا اس کے کا ہے مثل ۲۸۴ کے کہ مجموع کسور صحیحہ اسکے ۲۲۰ ہوتے ہین پس ۲۸۴ عاشق ہین ۲۲۰ کے پس بدلیل ثابت ہوا کہ یہ دونون عدد زائد وناقص ایک دوسرے سے مستخرج و مشتق ہین اور باہم ایک دوسرے کے عاشق ہین اسی وجہ سی ایسے اعداد کا نام اعداد متحابہ رکھا گیا اور واضح ہو کہ مجموعہ سولہ مرتبون کا بر توالی طبعی ۲۴ سے ۳۹ تک ان دونون عددین متحابین پر مشتمل ہین کہ آٹھ مرتبہ اول کے یعنی اکتیس تک مجموع ان کا ۲۲۰ ہوتے ہین کہ عدد زائد اور منسوب محبوب سے ہے اور آٹھ مرتبہ آخر کے یعنی ۳۲ سے ۳۹ تک مجموع ان کا ۲۸۴ ہوتے ہین کہ عدد ناقص و منسوب محب سے ہی نہ بالعکس

	۲۴
	۲۵
	۲۶
	۲۷
	۲۸
	۲۹
	۳۰
	۳۱
جمع	۲۲۰
	۳۲
	۳۳
	۳۴
	۳۵
	۳۶
	۳۷
	۳۸
	۳۹
جمع	۲۸۴

جیسا کہ فاضل دوانی ملا جلال الدین نے رسالہ انموذج العلوم مین توہم کیا ہے
اور افلاطون نے ان اعداد کا نام مقناطیس القلوب کہا ہے اور کسی نے اصحاب
ذوق مین سے ذکر کیا ہے کہ جاذبیت مقناطیس کے ساتھ حدید کی اس جہت سے
ہو سکتی ہے کہ نسبت ان کے مزاج کی مشابہ ہو گی کسی عدد سے انواع اعداد
متحابہ مین سے کہ مزاج جاذب کا مشابہ عدد زائد کے اور مزاج منجذب کا مشابہ
عدد ناقص کے ہوگا اور شیخ بہاؤالدین عاملی نے جلد ثانی کشکول مین لکھا ہے کہ
شیخ الرئیس نے ایک رسالہ عشق مین تصنیف کیا ہے اس مین لکھا ہے کہ ان العشق
سائر فی المجردات والفلکیات والعنصریات والمعدنیات والنباتات
والحیوانات حتی ان ارباب الریاضی قالوا فی الاعداد المتحابة و
استدرکوا ذلک علی اقلیدس و قالوا فاته ذلک ولم یذکرہ یعنی مدرسیۂ عشق جاری
مجردات مین اور فلکیات مین عنصریات مین اور معدنیات مین اور نباتات مین اور
حیوانات مین یہان تک کہ ارباب ریاضی قائل ہوئے ہین اور اعداد متحابہ مین بھی ہے اور
استدراک کیا انھون نے اسی عشق اعداد متحابہ کو بعد اقلیدس کے اور کہا انھون نے کہ قلیدس
اس مطلب تک نہ پہونچا اور اسنے اسکو فوت کیا اور ذکر نہین کیا **فصل دوسری تاثیر
وطریق استعمال اعداد متحابہ مین** اخلاق جلالی مین ملا جلال الدین محقق دوانی نے
لکھا ہے کہ عشق نفسانی کا مبدا تناسب روحانی ہے اور یہ عشق جس رذائل سے نہین ہے
بلکہ فنون فضائل سے ہے کیونکہ طبائع لطیفہ کو ساتھ صور ظریفہ کے بحسب حکم الجنس
یمیل الی الجنس یہ جہت علۃ ضم و وصل کے میل عظیم ہوتا ہے اور حکمت مین ثابت ہو چکا
ہے کہ بقدر مزاج اعدل ہو گا یعنی قریب تر باعتدال ہو گا اور ساتھ وحدت حقیقی
کے اقرب و میل اس حال مین جو صورت یا نقش کہ اس مزاج پر مترتب ہو گا وہ
اکمل و افضل ہو گا اور جو آثار عجیب و غریب کہ اوپر وفق اعداد کے مترتب ہوتے ہین

وہ بھی اسی قبیل سے ہیں پس جسقدر کہ بسبب اعتدال مزاج کے کوئی شخص الطف واشرف ہوگا اسی قدر میلان نفس اس کا طرف صورت ہائے حسینہ وشمائل کریمہ ونغمات رحیمہ کے قوی تر ہوگا پس جب نہال کمال دونون کا ایک ہی ہوا مین سر پر لاتا ہی اور وجہ اعتدال دونون کا ایک ہی منبع سے سیراب ہوتا ہے میلان طبیعت ساتھ اتحاد باہمی کے ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہی حقیقت محبت کی ہے پس جب یہ دونون نسبتین شریف دو مظہرون مین ظاہر ہوئین تو بحکم اختلاف استعداد وخصوصیات قوابل کے ہر آئینہ ایک مین بوجہ اتم واعلی اور دوسرے مین نقص وادنی ہوگا پس عاشقیت از طرف نقصان ظہور کرتی ہے اور معشوقیت از طرف کمال جلوہ دکھاتی ہے یعنے خصوصیت وقابلیت جسمین کم ہوتی ہے وہ عاشق ہوجاتا ہے اور جسمین کامل ہوتی ہے وہ معشوق بنتا ہے اور اول استدعائے خفا وفنا کرتا ہے اور ثانی اقتضائے جلا وبقا لہذا حکمائے درباب اعداد متحابہ کہا ہے کہ اگر اتفاق ہوجائے درمیان دو شخصون کے اس امر کا کہ از قسم ماکولات یا ملبوسات یا مشمومات وغیرہ کے کہ ایک ایک شے کا استعمال کرین کہ اعداد ان دونون کے فیما بین تحابب رکھتے ہون اسپر مداومت کرین تو البتہ درمیان ان دونون کے الفت ومحبت پیدا ہوجائیگی بشرطیکہ عدد ماکول کمتر لفظ رکش کا استعمال محب وطالب مین رہے اور عدد ماکول بیشتر لفظ رک ۲۲۰ کا استعمال محبوب ومطلوب مین اور اگر یہ امر نہو سکے تو چاہیے کہ وفق عددین متحابین سے ایک ایک نقش بطور تکسیر کرکے اپنے پاس رکھین اور نقش عدد ناقص لفظ رکش کا واسطے محب کے ہے اور عدد زائد لفظ رک ۲۲۰ کا واسطے محبوب کے ہے تو البتہ درمیان ان دونون کے محبت والتیام حاصل ہوگا اور یہ عشق شعار حکمائے المبین کا ہے اور شمس المعارف کا کہ اگر عددین متحابین کو لکھین اسی وقت کہ جب

زہرہ بری ہو نحوس سے اور متصل ہو سعود سے اور طالع خانہاے زہرہ مین سے
برج میزان یا ثور ہو پس اگر شمس بھی برج شرف مین ہو تو خوب ہے اور اگر زہرہ کو
ساتھ مریخ کے نظر محمود ہو بنظر تثلیث یا تسدیس خوب تر ہے پس اسوقت لکھکر اپنے
پاس رکھیں تو محبت و الفت بحد پیدا ہوگی اور چونکہ عشق فعل زہرہ مریخ ہے کہ ابتدا
اسکی زہرہ سے ہوتی ہے اور انتہا مریخ سے کہ اول مین الفت و استحسان ہوتا ہے اور آخر
مین احتراق اخلاط و تشویش و اضطراب اسی سبب سے ابواب تہیجات مین شرکت زہرہ و مریخ
شرط ہے حاصل عددین متحابین مین کچھ ایسی مناسبت عاشقیت و معشوقیت کی حاصل ہے اور
ایک دوسرے کی طرف متحارک و متجاذب ہین کہ جن شخصونکے پاس نقش ان دونونکا ہو یا یہ دونون
عدد کسی شئے ماکولات وغیرہ مین مستعمل رہین تو ان دونون شخصون مین مزاج عاشقیت و
معشوقیت کا پیدا ہوجاتا ہے اور ایک دوسرے کی طرف مائل و راغب رہتی ہین
اسطرح کہ سیماب ساتھ ذہب کے اور حجر مقناطیس ساتھ حدید کے اور کہربا ساتھ کاہ کے
کہ یہ باہمی حکم عاشق و معشوق کا رکھتے ہین کہ بغیر عایق اور مانع اور جدا کرنے والے کے
ازہم جدا نہین ہوتے ہین **فصل تیسری خواص اعداد متحابہ مین** مفاتیح المغالیق مین
ہے کہ اگر حرف اول اسم طالب و مطلوب سے اور حرف آخر بھی ان دونون
اسمون مین سے لیکر باہم امتزاج دیکر لکھین کہ وفق اس کا سب طرف سے
برابر آوے اور عدد حروف کو بھی پشت لوح پر موفق کرکے معہ اعداد متحابہ لکھین
تو الفت بنا مین فائدہ کثیر دے گا مگر یہ شرط ہے کہ عدد اسم ط و صط ملاحظہ کرین کہ
غالب کون ہے اور مغلوب کون پس جس کے عدد مغلوب ہون اس پر عدد متحابہ
زائد کو اضافہ کرین اور جس کے عدد غالب ہون اس پر عدد متحابہ ناقص
کو اضافہ کرین تو محبت بنا مین تاثیر تام و فائدہ تمام دے گا اور اس مین
ملاحظہ غالب و مغلوب کا چاہیے نہ طالب و مطلوب کا کیونکہ ہوسکتا ہے

کہ اسم طالب اسم مطلوب پر غالب ہو اور بالعکس اور قاعدہ غالب و مغلوب کا
ان دو بیتون مین منظوم ہے

باحریف جنس کم بودن خوش است — با مخالف محتشم بودن خوش است
در عدد ہر ہر دو را یکسان بود — آنکہ ساکش خورد غالب آن بود

یعنی و اسم طالب و مطلوب کے اعداد نکالکر ہر ایک اسم سے نونو طرح کرین اور ان دو بیتون سے مطلب اخذ کرلین الحاصل لوح اعداد کی اس طرح سے ہو کہ ابتدا اسکی عدد دو وجیہ ۲۴ سے ہو کر مطابق ساعات لیل و نہار کے ہے اور عدد حال ۳۹ پر تمام کرین اور لوح اعداد متحابہ موافق و غیر موافق دونون طرح سے لکھ سکتے ہین چنانچہ بعضے حکما اس طرف گئے ہین کہ لوح اعداد متحابہ اس طور پر لکھنا چاہیے کہ اس لوح مین جمع سطر اول و سطر دوم کی ملاکے رکٹ ہو یعنی ۲۲۰ کو کہ عدد زائد ہے اور جمع سطر دوم و سطر چہارم ملاکے رعفد ہو یعنی ۲۸۴ کہ عدد ناقص ہے پس اگر اعداد خانہاے اول اس مربع کے جمع کرکے ایک لوح پاکیزہ پر باسم یہ دونون طالب و مطلوب کے لکھین تو درمیان ان دونون کے دوستی و محبت پیدا ہوگی کیونکہ نقش مذکور مین اول سطر مین عرضا اعداد ۱۲۰ ہین کہ مجموع مجذورات حروف بدوح کی ہین اور بدوح مرکب ہے دو لفظون حب و ودوسی اور دو کے معنے بھی حب کے ہین اور مجذورات بدوح کے یہ ہین ب د و ح جمع اور لوح

۲۷	۲۶	۲۵	۲۴
۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۳۵	۳۴	۳۳	۳۲
۳۹	۳۸	۳۷	۳۶

یہ ہے لیکن یہ موافق نہین ہے کیونکہ سطر کی جمع مخالف دوسری سطر کے ہے اولی یہی ہے کہ موافق لکھین یعنے جس طرف سے کہ شمار کرین طولا یا عرضا یا قطرا موافق ٹھیک آوے پس موافق ہے کا

تب ٹھیک آئیگا کہ جب بطریق تحریر نقش مربع لکھین گے یہ موفق ہی کہ وفق اس نقش کا ۱۲۶

۲۴	۳۷	۳۴	۳۱
۳۵	۳۰	۲۵	۳۶
۲۹	۳۲	۳۹	۲۶
۳۸	۲۷	۲۸	۳۳

ہین اسمین ۳۰ طرح کیے باقی ۹۶ رہے اسکا ربع
بلاکسر ۲۴ ہین پس ۲۴ کو خانہ اول مین لکھکر بعد
ایک ایک عدد کے ہر خانہ مین نقش کو تمام کیا
پس اب جسطرف سے کہ اس مربع کو شمار کرین
عرضاً یا طولاً یا قطراً وہی اصل عدد ۱۲۶ حاصل ہون گے اور خواص اس لوح کے
یہین کہ جب آفتاب شرف مین ہو ایک نگینہ مربع طلائی یا نقرئی بنائیں اور اعداد متحابہ کو
مربع مین موفق نقش کرین پس اگر اس خاتم کو پانی مین یا گلاب مین یا شربت مین رکھین
اور وہ پانی ان لوگونکو پلائین کہ جنکو آپس مین خصومت ہو محبت باہمی انہین پیدا
ہوگی **ایضاً** اگر عدد حبیبہ ۲۴ و عدد حال ۳۹ کو جمع کرکے خرقہ زرقا پر موفق کرکے لکھین
اور فتیلہ کرکے جلائین پس راکھ اسکی جہان پر پھینکدین وہان پر فتنہ و شر پیدا ہو گا
ایضاً اگر اسی عدد کو کہ ذکر ہوا روز آخر ماہ یعنی ۲۹ کو کہ باصطلاح اہل اس فن وہ
روز فارغہ ہے گل خام پر لکھین اور اس پانی مین ڈبوئین کہ جسمین آہنگر لوہے کو گرم کرکے
ڈبوتا ہے یا اس پانی مین کہ جو حمام سے باہر نکلتا ہے یا وہ کہ جسمین رنگریز کپڑے کو
رنگکے ہاتھ اپنے دھوتا ہے پس اگر اس پانی کو درمیان کسی جماعت کے
چھڑکین البتہ وہ جماعت متفرق ہوجائے گی اور ایام فارغہ اور ایام ملانہ کو نزدیک
اس گروہ کے اعتبار تمام ہے کیا ایک اصطلاح وہ طریقہ یاد رہے کہ اعمال جمالی کو ایام
ملانہ مین کرتے ہیں اور اعمال جلالی کو ایام فارغہ مین پس اول و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ ایام
فارغہ مین اور ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ ایام ملانہ ہین اور ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ فارغہ اور
۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ملانہ اور ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ فارغہ اور ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ملانہ اور
۲۵ و ۲۶ فارغہ اور ۲۷ و ۲۸ ملانہ اور ۲۹ فارغہ اور ۳۰ ملانہ ہے نوع دیگر چاہیے لکھین بطریق

انموذج موفق لکھی جاتی ہین تاکہ مبتدی کو عمل کرنا اس پر آسان ہوجاوے اور یہ الواح اعداد متحابہ مین باسم محمود ط محمد مط بطرز جناس مرقوم ہوتے ہین

لوح اول اعداد متحابہ محمود ط محمد ط یہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا ۴۱۰ ہین کیونکہ مجموع اعداد محمود و محمد کے ۱۹۰ ہین پس عددین متحابین سے عدد زائد ۲۲۰ اس کے ساتھ ملا دیئے ۴۱۰ ہوے پس جمع العددین

۴۰	۲۲۰	۹۲	۵۸
۹۴	۹۶	۴۲	۲۱۸
۵۴	۸۸	۲۲۴	۲۴
۲۲۲	۴۶	۵۲	۹۰

یعنی ۴۱۰ مین سے ۲۵۰ طرح کئے باقی ۱۶۰ رہے اسکا ربع بلاکسر ۴۰ ہین پس ۴۰ کو خانہ اول خانہ آتشی مین لکھا اور باضافہ دو دو عدد کے ایک دور یعنے چار خانہ پر کئے پھر ابتدائے دور دوم یعنی خانہ پانزدہم مین ۵۲ اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دور بھی پر کیا پھر ابتدائے دور سوم یعنی دہم مین ۸۸ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دور بھی پر کیا پھر ابتدائے دور چہارم یعنی خانہ ہشتم مین ۲۱۸ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ بھی پر کیا پس جس طرف سے کہ اسکو مربع کر کے بیشمار یا طولاً یا قطراً استمار کرین وہی اصل عدد ۴۱۰ مین حاصل ہوتے

لوح دوم اعداد متحابہ باسم محمود ط محمد مط ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا ۴۷۴ ہین کیونکہ مجموع اعداد محمود و محمد کے ۱۹۰ ہین پس عددین متحابین مین سے عدد ناقص ۲۸۴ اسکے ساتھ ملا دیئے ۴۷۴ ہوے پس

۴۸	۲۸۴	۹۸	۴۴
۱۰۰	۴۲	۵۰	۲۸۲
۴۰	۹۴	۲۸۸	۵۲
۲۸۶	۵۴	۳۸	۹۶

جمع العددین یعنی ۴۷۴ مین سے ۳۲۲ طرح کئے باقی ۱۵۲ رہے اسکا ربع بلاکسر ۳۸ ہین پس ۳۸ کو خانہ پانزدہم مین کہ خانہ آبی ہے اور واسطے عشق قرار ان

وجذب معشوق کے معین ہے لکھا پس باضافہ دو دو عدد کے ایک دور پر کیا پھر ابتدلے دور دوم یعنی خانہ دہم مین ۴۹ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ چار خانہ بھی پر کیئے پھر ابتداے دور سوم یعنی خانہ ہشتم مین ۲۸۲ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ بھی پر کیئے پھر ابتداے دور چہارم یعنی خانہ اول مین ۸۴ لکھے اور باضافہ دو دو کے نقش تمام کیا پس جسطرف سے کہ اس مربع کو عرضًا یا طولًا یا قطرًا شمار کرین وہی اصل عدد ۴۷۴ حاصل ہون گے

لوح سوم اعداد متحابہ باسم محمود ط محمد مط یہ ہے

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح مین ۲۲۰ عدد زائد خانہ دوم مین و ۲۸۴ عدد ناقص خانہ سوم مین آگیے ہین اور وفق اسکا ۶۹۴ ہین کیونکہ مجموع اعداد محمود و محمد کے ۱۹۰ ہین اسکے ساتھ عدد متحابین ۲۲۰ و ۲۸۴ دونون ملا دیئے جمع اعداد ۶۹۴ ہوئے اسمین سے ۳۵۰ طرح کیئے باقی ۳۴۴ رہے اسکا

۹۲	۲۸۴	۲۲۰	۹۸
۹۱۸	۱۰۰	۹۰	۲۸۶
۱۰۲	۲۲۴	۲۸۰	۸۸
۲۸۲	۸۶	۱۰۴	۲۲۲

ربع بلاکسر ۸۶ ہین پس ۸۶ کو خانہ دہم مین لکھا اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دور اول پر کیا پھر ابتدلے دور دوم یعنی خانہ دہم مین ۲۸۰ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور دوم بھی پر کیا پھر ابتدلے دور سوم یعنی خانہ ہشتم مین ۲۱۸ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور سوم بھی پر کیا پھر ابتدلے دور چہارم یعنی خانہ اول مین ۹۸ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور چہارم بھی پر کیا پس جسطرف سے کہ اس مربع کو طولًا یا عرضًا یا قطرًا شمار کرین وہی اصل عدد ۶۹۴ حاصل ہونگے

لوح چہارم اعداد متحابہ باسم محمود ط محمد ط

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح مین ۲۸۴ عدد ناقص خانہ دوم مین اور ۲۲۰ عدد زائد خانہ سوم مین آگیے ہین اور وفق اسکا ۶۴۹ ہین اس مین سے

۵۳	۲۲۰	۲۸۴	۹۲
۲۸۲	۵۴	۵۱	۲۲۲
۹۶	۲۸۸	۲۱۶	۴۹
۲۲۸	۴۷	۹۸	۲۸۶

۴۶۱ طرح کئے باقی ۱۸۸ رہے اسکا ربع بلا کسر ۴۷ ہین پس ۴۷ کو خانہ پانزدہم مین لکھا اور
باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ پر کئے پہر ابتداے دور دوم مین ۲۱۶ لکہا اور باضافہ دو دو کے
یہ چار خانہ بہی پر کیے پہر ابتداے دور سوم مین ۲۸۲ لکہے اور باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ بہی
پر کئے پہر ابتداے دور چہارم مین ۹۲ لکہا اور باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ بہی پر کیے پس جسطرح فرض کہ
اس مربع کو طولاً یا عرضاً یا قطراً شمار کرین وہی اصل عدد ۶۴۹ حاصل ہون گے
نوع دیگر بعض اساتذہ نے مقرر کیا ہی کہ اگر کسی مربع کو موافق لکہین تو اس عدد
معین کو ملاحظہ کرین کہ فرد الفرد ہے یا زوج الزوج یا فرد الزوج یا زوج الفرد
فرد الفرد اس کو کہتے ہین کہ ایک فرد درمیان دو فردون کے ہو مثل ۱۱۱ یا ۲۱۵ یا
۵۹ یا ۹ کے اور زوج الزوج اس کو کہتے ہین کہ ایک زوج درمیان دو زوج کے
ہو مثل ۲۲۲ یا ۴۲۲ یا ۸۸۴ کے اور فرد الزوج اسکو کہتے ہیں کہ ایک فرد درمیان
دو زوج کے ہو مثل ۲۱۲ یا ۲۹۴ یا ۸۵۲ کے اور زوج الفرد اسکو کہتے مین کہ ایک
زوج درمیان دو فردون کے ہو مثل ۱۲۱ یا ۳۴۵ یا ۳۸۱ کے وعلی ہذا القیاس پس ان چار
قسمون سے وہ عدد کہ جسکو لوح مین لکھنا منظور رہو اسکو اسی طرح سے لکھنا چاہئے اور یہ نکتہ بہت عزیز
ہی پس چند لوحین اس باب مین باسم طالب و مطلوب بطریق انموذج تحریر کیجاتی ہین

لوح اول باسم مہر طالب و مشتری مطلوب بقاعدہ فرد الفرد شرح اس لوح کی یہ ہے

۲۲۷	۲۳۹	۲۵۱	۲۶۳	۲۱۵
۲۵۳	۲۵۵	۲۱۷	۲۲۹	۲۴۱
۲۱۹	۲۳۱	۲۴۳	۲۴۵	۲۵۷
۲۳۵	۲۴۷	۲۵۹	۲۲۱	۲۳۳
۲۶۱	۲۲۳	۲۲۵	۲۳۷	۲۴۹

کہ یہ لوح مخمس بقاعدہ فرد الفرد لکھی
گئی ہی اور روق اسکا ۱۱۹۵ ہین
یہ کل مجموع اعداد اور مرکز ۲۴۳ دو متر کے ہی
۱۱۹۵ ہین اس مین سے ۱۲۰
طرح کیے باقی ۱۰۷۵ رہے اس کا خمس بلا کسر ۲۱۵ ہین پس ۲۱۵ کو خانہ اول مین لکھا
اور باضافہ دو دو عدد کے دو دو اس کے یعنی دس خانہ پر کئے کہ آخر دور دوم یعنی خا

شانزدہم مین ۲۳۲ لکھے گئے اب ابتدائے دور سوم یعنی خانہ دوازدہم مین ۲۲۵
لکھے اور باضافہ دو دو کے دو دور اور یعنے دس خانہ اور پر کیے کہ آخر دور
چہارم یعنی خانہ دوم مین ۲۶۳ لکھے اب جو انتہائے دور دوم خانہ شانزدہم
مین ۲۳۳ لکھے تھے اس پر باضافہ دو عدد کے ۲۳۵ عدد ابتدائے دور پنجم
یعنی خانہ بستم مین لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور پنجم بھی تمام کیا پس جس
جانب سے کہ اس مخمس کو شمار کرین وہی اصل عدد کہ جمع العددین ۱۱۹۵ ہین حاصل ہونگے

لوح دوم بنام محمد وحق مطابق قاعدہ زوج الزوج شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا ۲۰۰
ہین کیونکہ مجموع اعداد محمد وحق کے ۲۰۰
ہین اسمین ۱۲۰ طرح کئے باقی ۸۰ رہے
اسکا ربع بلاکسر ۲۰ ہین پس ۲۰ کو خانہ

۴۸	۶۰	۷۲	۲
۶۸	۲۴	۴۴	۶۴
۲۸	۸۰	۵۲	۴۰
۵۶	۳۶	۳۲	۷۶

اول خانہ تہشی مین لکھکر باضافہ چار چار عدد کے ہر خانہ مین نقش کو تمام کیا پس جس جانب سے
کہ اس نقش کو عرضاً یا طولاً یا قطراً شمار کرین وہی اصل عدد کہ جمع العددین ہین حاصل ہونگے

لوح سوم بنام فرہاد طالب و شیرین مطلوب بقاعدہ زوج الفرد شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ لوح
بقاعدہ زوج الفرد لکھی گئی ہے
اور اس لوح مین ۲۲۰
عدد زائد خانہ سوم مین ہین
اور وفق اس کا ۸۶۰ ہین

۲۱۴	۲۲۰	۲۲۶	۲۰۰
۲۲۴	۲۰۲	۲۱۲	۲۲۲
۲۰۴	۲۳۰	۲۱۶	۲۱۰
۲۱۸	۲۰۸	۲۰۶	۲۲۸

کیونکہ اعداد فرہاد ۲۹۰ ہین اور اعداد شیرین ۵۷۰ ہین اور جمیع العددین ۸۶۰
ہوئے اسمین سے ۶۰ طرح کیے باقی ۸۰۰ رہے اسکا ربع بلاکسر ۲۰۰ ہین پس
۲۰۰ کو خانہ اول مین لکھا اور ہر خانہ مین باضافہ دو دو کے نقش کو تمام کیا پس
جس جانب سے کہ اس مربع کو شمار کرین وہی اصل عدد ۸۶۰ حاصل ہونگے

لوح چہارم بنام کامل محمود بقاعدہ فرد الزوج

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ لوح بقاعدہ فرد الزوج لکھی ہے اور وفق اسکا ۱۸۹ ہین کیونکہ اعداد کامل ۹۱ ہین اور اعداد محمود ۹۸ اور جمیع العدد ۱۸۹ ہین اسمین سے ۳۰ طرح کئے باقی ۱۵۹ رہے ربع اسکا ۳۹ ہین اور کسر تین کی بھی پس حسب قاعدے کہ

۵۱	۴۲	۵۹	۳۶
۵۷	۳۹	۴۹	۴۴
۴۱	۶۳	۳۸	۴۷
۴۰	۴۵	۴۳	۶۱

اس مربع کو شمار کرین وہی اصل عدد ۱۸۹ حاصل ہون گے الا ایک قطر راست مین اور ایک سطر اول عرضاً اور ایک سطر اول طولاً کہ ان مین ۱۸۸ حاصل ہون گے اور چونکہ اس قاعدے کا سمجھنا اس لوح سے دشوار ہے لہذا دو لوحین بقاعدہ فرد الزوج کے لکھی جاتی ہین تاکہ طریقہ اسکا مبتدی پر آسان ہو پس جب مبتدی ان دونون لوحونکو ذہن نشین کرے گا تو چار لوحین اور بھی اس سے لکھ سکتا ہے

لوح اول باسم یا ودود و یا وہاب بطریق فرد الزوج

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ مربع طبعی ہے کہ ابتدا اسکی ایک عدد سے ہے اور تمامی اسکی سولہ پر اور وفق اسکا ۳۴ ہین کیونکہ مجموع اعداد یا ودود و یا وہاب بغیر حرف ندا ۳۴ ہوتے ہین یا یہ مربع طبعی اسم اجل سے مستخرج ہوا ہے کہ اسکے بھی اعداد ۳۴ ہین پس اسمین سے ۳۰ طرح کیے باقی ۴

۱۴	۱۱	۸	۱
۴	۵	۱۰	۱۵
۹	۱۶	۳	۶
۷	۲	۱۳	۱۲

رہے ربع اسکا ایک ہے پس ایک عدد خانہ اول یعنی ابتدائے دور اول مین لکھا اور باضافہ چار چار کے دور اول تمام کیا پھر ابتدائے دور دوم یعنی خانہ پانزدہم مین دو عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے دور دوم بھی تمام کیا پھر ابتدا سے دور سوم خانہ دہم مین تین عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے دور سوم بھی تمام کیا پھر ابتدائے دور چہارم خانہ ہشتم مین چار عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے

کے دور چہارم بھی تمام پس جس طرف سے کہ اس مربع کو شمار کرین وہی اصل عدد وفق چونتیس حاصل ہون گے

لوح دوم باسم یاودود ودیا وہاب بطریق فرد الزوج

۱۶	۶	۱۱	۱
۹	۳	۱۴	۸
۵	۱۵	۲	۱۲
۴	۱۰	۷	۱۳

شرح اس لوح کی یہ ہی کہ وفق اسکا ۳۴ ہین کیونکہ مجموع اعدا یاودود ودیا وہاب ۳۴ ہین تہین سے ۳۰ طرح کیے باقی ۴ رہے ربع اسکا ایک ہی پس ایک کو خانہ اول مین لکھا اور باضافہ دو دو کے ایک دور کیا پھر ابتداے دور دوم مین تین عدد بڑہائے یعنی خانہ پانزدہم مین دس عدد لکھے اور باضافہ دو دو کے دور دوم بھی پر کیا پھر ابتدائے دور سوم مین دو سعدد لکھے اور باضافہ دو دو کے دور سوم بھی پر کیا پھر ابتدائے دور چہارم مین ایک ہی بڑھا کر نو لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور بھی پر کیا پس جسطرف سے کہ اس مربع کو شمار کرین وہی اصل عدد وفق ۳۴ حاصل ہونگے **نوع دیگر** اگر ایک لوح مربع فولاد کی بنا دین اور پرکار سے ایک لوح مذکور پر نقش کرین پھر اس دائرہ کے اندر مربع وہ درده لکھین کہ خطوط دو مربع کے ملاتے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہون اور دس اسم الہی مصدر بحرف قاف کے مثل قیوم قائم قدیم قدیر قادر قاہر قہار قوی قدوس قریب اس مربع مین موافق نقش کرین اور ملائکہ اربعہ کو چار طرف اسکے لکھین اور دائرہ پرکاری کے باہر آیہ قل اللھم مالک الملک تا قدیر اور آیہ قل الحمد للہ سیریکم آیاتہ فتعرفونہا وما ربک بغافل عما تعملون اور آیہ وھو القاہر فوق عبادہ اور آیہ ان ینصرکم اللہ تا آخر آیہ نقش کرین اور چالیس حرف میم دائرہ کے اندر نقش کرین اس طرح سے کہ کشش پر ہر مدمیم اللہ کے دس میم نقش ہون اور اعداد متحابہ کو پشت لوح مذکور پر نقش کرین کہ نگینہ پر دکہائی دے پس تاثیر اس لوح کی یہ ہے

کہ دشمن کو دوست کر دیتی ہی اور واسطے غلبہ و نصرت اوپر اعدا کے بہایت مفید ہے

باب دوسرا بیان استخراج اعداد متحابہ مین مشتمل اوپر تین فصلو نکے

فصل اول بیان استخراج مرتبہ اول عددین متحابین مین یعنے دوسو عدد زائد اور دوسو چوراسی عدد ناقص ہین مشتمل اوپر دو قاعدون کے **قاعدہ پہلا**

کشاف اصطلاحات الفنون مین ہے کہ استخراج اعداد متحابہ کا تضعیفات اثنین سے کیا جاتا ہے مثل چار اور آٹھ اور سولہ کے قاعدہ اس کا یہ ہے کہ تضعیفات اثنین سے کوئی عدد فرض کرین اُسکو ایک مرتبہ ایک و نیم مین ضرب دین اور مرتبہ دیگر اسکو تین مین ضرب دین پس دونو حاصل ضرب سے ایک ایک کم کرین جو باقی رہے اُسکا نام فرد اول ہے تو اب یہ دو فرد اول ہوئے پس ان دونون فرد اول کو آپس مین ضرب کرین جو حاصل ہو اُسکا نام فرد ثالث ہے پس اس فرد ثالث کو اُن دونون فرد اول کے ساتھ جمع کرین اس مجموع کا نام بھی فرد اول ہے اب اس اصل عدد کو کہ تضعیفات اثنین سے لیے ہین فرد ثالث مین ضرب دین حاصل ضرب اسکا ایک عدد عددین متحابین سے ہوگا یعنے عدد زائد ہوگا عددین متحابین سے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو مجموع ہر دو فرد اول و فرد ثالث مین ضرب دین تو دوسرا عدد عددین متحابین سے ہوگا یعنی عدد ناقص ہوگا عددین متحابین سے مثال اسکی یہ ہی کہ مثلاً تضعیفات اثنین سے چار فرض کیے ایکمرتبہ اسکو ایک و نیم مین ضرب دیا چھ ہوے اور مرتبہ دوم اسکو تین مین ضرب کیا بارہ ہوے پس دونون حاصل ضرب سے ایک ایک کم کیا اول مین پانچ اور دوم مین گیارہ نکلے کہ یہ دونون فرد اول ہین پس ان دونون فرد اول کو باہم ضرب کیا یعنی پانچ کو گیارہ مین ضرب دیا حاصل ضرب پچپن ہوئے یہ فرد ثالث ہی اب ان دونون فرد اول اور فرد ثالث کو جمع کیا یعنی گیارہ اور پانچ کہ یہ دونون فرد اول ہین اور پچپن کہ فرد ثالث ہے ان تینون کو جمع کیا

اکھتر ہوے یہ بھی فرداول ہی پس چار کو کہ تضعیفات اثنین سے لیا تھا چھپن مین کہ فرد
ثالث ہے ضرب دیا دوسو بیس ہوے یہ ایک عدد زائد حاصل ہوا عددین متحابین سے
بعد اسکے پھر اُسی اصل عدد کو یعنی چار کو مجموع ہر دو فرد اول اور فرد ثالث مین یعنے
اکھتر مین ضرب دیا حاصل ضرب دوسو چوراسی ہوے کہ یہ عدد ناقص اور دوسرا متحابین
سے ہے اور ان دو عددون سے کم یعنی دوسو بیس ۲۲۰ اور دوسو چوراسی ۲۸۴ سے کمتر
اور کوئی عدد اعداد متحابہ کا نہین ہے کیونکہ تضعیفات اثنین سے کوئی عدد کمتر چار سے
نہین ہے اور بیشتر ان دو عدد متحابین سے اور اعداد متحابہ حاصل ہو سکتے ہین کیونکہ
تضعیفات اثنین سے آٹھ اور سولہ بھی لے سکتے ہین کہ انسے عددین متحابین دیگر استخراج
کرین جیسا کہ بیان اُسکا آوے گا انشاء اللہ تعالےٰ **قاعدہ دوسرا** استخراج عددین
متحابین کا وہ یہ ہے کہ تضعیفات اثنین سے چار لیے ایک مرتبہ اُسکو ساتھ عدد خانہ
ماقبل اسکے کے یعنی ساتھ دو کے جمع کیا چھ ہوے اور مرتبہ دوم اس کو ساتھ عدد
خانہ مابعد اسکے کے کہ آٹھ ہین جمع کیا بارہ ہوے پس دونوں کے حاصل سے ایک
ایک کم کیا تو اول مین پانچ اور ثانی مین گیارہ بچے کہ یہ دونون فرد اول ہین اب
ان دونون فرد اول کو آپس مین ضرب دیا پچپن ہوے کہ فرد ثالث ہے اب ان تینون
فردونکو جمع کیا اکھتر ہوے اسکا بھی نام فرد اول ہے پس اصل عدد کو فرد ثالث مین یعنی چار
کو پچپن مین ضرب دیا دوسو بیس ہوے کہ یہ عدد زائد اور ایک متحابین کا ہے پھر اصل
عدد کو دوسری فرد اول مین یعنی چار کو اکھتر مین ضرب دیا دوسو چوراسی ہوے کہ یہ عدد
ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے **فصل دوسری** بیان استخراج مرتبۂ دوم عددین متحابین یعنے
دو ہزار چوبیس اور دو ہزار دوسو چھیانوے مین مشتمل اوپر دو قاعدۂ مذکورۂ بالا کے
قاعدۂ پہلا تضعیفات اثنین سے آٹھ فرض کئے ایک مرتبہ اسکو نصف یعنی چار مین ضرب دیا
بارہ ہوے اور مرتبہ دوم اسکو تین مین ضرب دیا چوبیس ہوے اور دونون حاصل سے ایک ایک

کم کیا تو اول مین پندرہ اور ثانی مین تیئیس بچے یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونون کو
آپسمین ضرب دیا دوسو ترپن ہوئے اُسکا نام فرد ثالث ہی اب ان دونون فرد اول و فرد ثالث
کو جمع کیا یعنی پندرہ اور تیئیس کہ یہ دونون فرد اول ہین اور دوسو ترپن کہ فرد ثالث ہی ان
تینون کو جمع کیا دوسو ستاسی ہوئے یہ بھی فرد اول ہی پس اصل عدد یعنی آٹھ کو کہ تضعیفات اثنین
سے لیا تھا دوسو ترپن مین کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا دوہزار چوبیس ہوئے یہ عدد زائد
اور ایک متحابین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو یعنے آٹھ کو مجموعہ فرد
۲۲۹۶
اول و فرد ثالث مین یعنی دوسو ستاسی مین ضرب دیا دوہزار دوسو چھیانوے ہوئے
یہ عدد ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے **قاعدہ دوسرا** جس دوسری قاعدے سے
پہلے مرتبہ کے عددین متحابین استخراج کیے گئے اُسی قاعدے سے یہ بھی مستخرج ہوتے ہین
کہ تضعیفات اثنین سے آٹھ فرض کئے ایک مرتبہ اُسکو ساتھ عدد خانہ ماقبل اُسکے کے کہ
چار ہین جمع کیا بارہ ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو ساتھ عدد خانہ مابعد اسکے کے کہ سولہ ہین
جمع کیا چوبیس ہوئے پس دونون کے حاصل سے ایک ایک کم اول مین گیارہ اور ثانی
مین تیئیس بچے کہ یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونون فرد اول کو آپسمین ضرب دیا دوسو
ترپن ہوئے کہ یہ فرد ثالث ہی اب ان تینون فردکو جمع کیا دوسو ستاسی ہوئے اسکا بھی
نام فرد اول ہی پس اصل عدد کو فرد ثالث مین یعنی آٹھ کو دوسو ترپن مین ضرب دیا دوہزار
چوبیس ہوئے کہ یہ عدد زائد اور ایک متحابین کا ہے پھر اصل عدد کو دوسرے فرد اول
مین یعنی آٹھ کو دوسو ستاسی مین ضرب دیا دوہزار دوسو چھیانوے ہوئے کہ یہ عدد ناقص
اور دوسرا متحابین کا ہی پس اگر تین عددون کے کسور اصم نکالے جائین ہر آئینہ
مجموعہ کسور ہر ایک کے عین اور مساوی دوسرے کے ہونگے **فصل تیسری** بیان
استخراج مرتبہ سوم عددین متحابین مین یعنی سترہ ہزار دوسو چھیانوے اور اٹھارہ ہزار
چار سو سولہ مین مشتمل اوپر دو قاعدہ مذکورہ بالا کے **قاعدہ پہلا** مثلاً تضعیفات اثنین سے

سولہ فرض کیے اسکو ایک دیم مین ضرب دیا چوبیس ہوے اور مرتبہ دوم اُسکو تین مین ضرب
دیا اڑتالیس ہوے اور دونون کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول مین تیئیس اور ثانی مین
سیتالیس بچے یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونونکو آپس مین ضرب دیا ایکہزار اکاسی ۱۰۸۱
ہوے اسکا نام فرد ثالث ہوا اب اُن دونون فرد اول اور فرد ثالث کو جمع کیا ایک ہزار ایکسو
اکاون ہوے یہ بھی فرد اول ہے پس اصل عدد یعنی سولہ کو تضعیفات اثنین سے لیے تھے
ایک ہزار اکاسی مین کہ فرد ثالث ہی ضرب دیا سترہ ہزار دو سو چھیانوے ہوے یہ عدد
زائد اور متحابین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو یعنے سولہ کو مجموع ہر دو فرد اول
و فرد ثالث مین یعنی ایک ہزار ایک سو اکاون مین ضرب دیا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ ہوے
یہ عدد ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے **قاعدہ دوسرا** طریق عمل مذکورہ بالا یہی کہ مثلاً
تضعیفات اثنین سے سولہ لئے اور اسکو ساتھ عدد خانہ ماقبل اسکے کے یعنی ساتھ آٹھ کے
جمع کیا چوبیس ہوے اور مرتبہ دوم اس کو ساتھ عدد خانہ مابعد اسکے کے کہ بتیس ہین جمع کیا
اڑتالیس ہوے پس دونونکے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول مین تئیس اور ثانی مین
سیتالیس بچے کہ یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونونکو آپس مین ضرب دیا ایکہزار اکاسی ہوے
کہ یہ فرد ثالث ہی اب ان تینون فردونکو جمع کیا ایکہزار ایکسو اکاون ہوے یہ بھی نام فرد
اول ہی پس اصل عدد کو ثالث مین یعنی سولہ کو ایکہزار اکاسی مین ضرب دیا سترہ ہزار دو سو
چھیانوے ہوے یہ عدد زائد اور ایک متحابین کا ہی بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو دوسرے فرد اول
مین یعنی سوا کو ایکہزار ایکسو اکاون مین ضرب دیا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ ہوے یہ عدد ناقص اور دوسرا
متحابین کا ہی اسی طرح تضاعف اثنین سی مثل سئیس چونسٹھ وغیرہ کے استخراج اعداد متحابہ کا کر سکتے ہین اگر
ان عدد زائد و ناقص کے کسور اُنکے نکالے جائین ہر ایک کے مجموع کسور ہر ایک کے عین مساوی دوسرے کے ہوے

باب تیسرا استخراج وفق اعداد متحابہ مین مشتمل اوپر تین فصلون کے

فصل اول استخراج وفق مرتبہ اول عددین متحابین مین یعنی وفق دو سو بیس عدد زائد

اور وفق دوسوچوراسی عدد ناقص ہین پس واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل میں
بیان ہوا کہ اگر ماکولات یا ملبوسات یا مشمومات وغیرہ مین کہ جسکے اعداد فیمابین تجابب
رکھتے ہون وہ دو آدمی ایک ایک شے کے استعمال پر مداومت کرین تو فیمابین اُن
دونونکے عشق پیدا ہو جاوے گا اور اگر یہ نہو سکے تو وفق عددین متحابین سے ایک ایک نقش
بطور تکسیر پر کرکے دونون اپنے پاس رکھین کہ الفت ظاہری ومحبت باطنی اُن دونون
مین پیدا ہو جاویگی لہذا وفق کے بیان کرنے کی ضرورت ہوئی پس جاننا چاہیے
کہ وفق وہ عدد ہے کہ مفنی عدد زائد وناقص کہ جسکو عاد اُن دونون کا کہتے ہین وہ مخرج
اُس عدد کا ہو یعنی وفق وہ عدد ہی کہ عاد مخرج اُسکا ہوا اور عاد وہ عدد ہی کہ مفنی عدد زائد
وناقص ہو پس عددین متحابین مرتبہ اول مین یعنی دوسوبیس عدد زائد اور دوچوراسی
عدد ناقص مین کہ عاد ان دونون کا چار ہین اور ربع کہ چار مخرج اسکا ہی وفق دونونکا ہی
یعنی ربع دوسوبیس کا کہ پچپن ہوتے ہین وفق اسکا ہی اور ربع دوسوچوراسی کا کہ اکہتر ہوتے
ہین وفق اسکا ہی لیکن عاد اُن دونون عدد زائد وناقص کا جو چار ہین اس جہت
سے ہین کہ یہ چار مفنی ہی دونون عدد زائد وناقص کا کیونکہ جب دوسوچوراسی کو دوسوبیس
پر تقسیم کیا چونسٹھ باقی رہی پھر دوسوبیس کو کہ مقسوم علیہ تھا چونسٹھ پر تقسیم کیا اٹھائیس باقی رہے
پھر چونسٹھ کو کہ مقسوم علیہ تھا اٹھائیس پر تقسیم کیا آٹھ باقی رہے پھر اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ تھا
آٹھ پر تقسیم کیا چار باقی رہی پھر آٹھ کو کہ مقسوم علیہ تھا چار پر تقسیم کیا کچھ باقی نرہا پس یہی
مقسوم علیہ اخیر کا یعنی چار عاد ہی دونون عدد زائد وناقص کا کہ اسنے دونون کو فنا کیا
اور ربع کو کہ چار مخرج اسکا ہی وفق ان دونون کا ہی اور اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان
دونوں عدد میں نسبت توافق کی ہی یعنی یہ عددین متوافق ہین الغرض پس وفق دوسوبیس کا
پچپن ہی کیونکہ جب اس اصل عدد کو پچپن پر تقسیم کیا خارج قسمت چار رہی اور کچھ باقی نرہا
پس پچپن کہ مقسوم علیہ ہی مفنی ہے دوسوبیس کا چار مرتبہ کرکے پس چار کہ خارج قسمت ہین

عادہی اور پچیس وفق ہی دوسو بیس کا اسیطرح وفق دوسو بیس کا آٹھ ہے کیونکہ جب اس
اصل عدد کو آٹھ پر تقسیم کیا خارج قسمت چار رہے اور کچھ باقی نرہا آٹھ کہ مقسوم علیہ
ہی مفنی دوسو چوراسی کا ہے چار مرتبہ کرکے پس چار کہ خارج قسمت ہین عادہے اور
آٹھ وفق دوسو چوراسی کا اور یہی چار تضعیفات اثنین سے واسطے استخراج عددین
متحابین مرتبہ اول کیلیے تھے جیساکہ دوسرے باب کی فصل اول مین بیان ہوا **فصل دوسری**
استخراج وفق مرتبہ دوم عددین متحابین مین یعنی دوہزار چوبیس عدد زائد اور دوہزار
دوسو چھیانوے عدد ناقص مین کہ ان دونون کا آٹھ ہین اور ثمن کہ آٹھ مخرج اسکا ہے
وفق دونون کا ہے یعنی ثمن دوہزار چوبیس کا دوسو ترپن ہوتے ہین وفق اسکا ہے
اور ثمن دوہزار دوسو چھیانوے کا دوسو ستاسی ہوتے ہین وفق اسکا ہے لیکن عاد ان
دونون عدد زائد و ناقص کا جو آٹھ ہیں اس جہت سے ہین کہ یہ آٹھ مفنی ہے دونون
عدد زائد و ناقص کا کیونکہ جب اول کو ثانی پر تقسیم کیا دوسو بہتر باقی رہی پھر دوہزار چوبیس کہ
مقسوم علیہ تھا دوسو بہتر پر تقسیم کیا ایکسو بیس باقی رہے پھر دوسو بہتر کو کہ مقسوم علیہ تھا ایکسو بیس
پر تقسیم کیا بتیس باقی رہی پھر ایکسو بیس کو کہ مقسوم علیہ تھا بتیس پر تقسیم کیا چوبیس باقی رہے پھر بتیس
کہ مقسوم علیہ تھا چوبیس پر تقسیم کیا آٹھ باقی رہی پھر چوبیس کو کہ مقسوم علیہ تھا آٹھ پر
تقسیم کیا کچھ باقی نرہا پس یہی مقسوم علیہ اخیر کا یعنی عاد ہے دونوں عدد زائد و ناقص
کا کہ اسنے دونون کو فنا کیا اور ثمن کہ آٹھ مخرج اسکا ہے وفق ان دونون کا ہے اور اس
تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ دونون عدد متوافقین ہین یعنی ان مین نسبت توافق کی الغرض
وفق دوہزار چوبیس کا دوسو ترپن ہین کیونکہ جب اس اصل عدد کو عدد وفق دوسو ترپن پر
تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ رہے اور کچھ باقی نرہا پس دوسو ترپن کہ مقسوم علیہ ہے مفنی ہے
دوہزار چوبیس کا آٹھ مرتبہ کے پس آٹھ کہ خارج قسمت ہین عاد ہوا اور دوسو ترپن وفق
چوبیس کا اسیطرح وفق دوہزار دوسو چھیانوے کا دوسو ستاسی ہی کیونکہ جب اس اصل عدد

عدد وفق دوسوتاسی پر تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ رہے اور کچھ باقی نرہا پس دوسوتاسی
کہ مقسوم علیہ ہے مفنی ہے دوہزار دوسوچھیانوے کا آٹھ مرتبہ کرکے پس آٹھ کہ خارج
قسمت ہین عاد ہے اور دوسوتاسی وفق ہی دوہزار دوسوچھیانوے کا اور یہی تضعیفات
اثنین سے واسطے استخراج عددین متحابین مرتبہ دوم کے لئے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی دوسری
وصل مین بیان ہوا **فصل تیسری** استخراج وفق مرتبہ سوم عددین متحابین مین یعنی سترہ
ہزار دوسوچھیانوے عدد زائد اور اٹھارہ ہزار چارسوسولہ عدد ناقص مین کہ عاد ان دونونکا
سولہ ہین و جزو وشانزدہم کہ شانزدہ مخرج اسکا ہی وفق دونونکا ہی یعنی جزو شانزدہم سترہ
ہزار دوسوچھیانوے کا ایک ہزار اکاسی ہوتے ہین وفق اسکا ہی اور جزو شانزدہم اٹھارہ ہزار
چارسو سولہ کا ایکہزار ایک سو اکاون ہوتے ہین وفق اسکا ہی لیکن عاد ان دونونکا عدد زائد و ناقص کا
سولہ ہین اس جہت سے ہین کہ یہ سولہ مفنی ہے ان دونون کا کیونکہ جب سترہ ہزار دوسو
چھیانوے کو اٹھارہ ہزار چارسوسولہ پر تقسیم کیا ایکہزار ایک سو بیس باقی رہے پھر سترہ ہزار
دوسو چھیانوے کو کہ مقسوم علیہ تھا ایک سو بیس پر تقسیم کیا چارسو چھیانوے باقی رہے پھر
ایک سو بیس کو کہ مقسوم علیہ تھا چارسو چھیانوے پر تقسیم کیا ایکسو اٹھائیس باقی رہے پھر
چارسو چھیانوے کو کہ مقسوم علیہ تھا ایکسو اٹھائیس پر تقسیم کیا ایکسو بارہ باقی رہے پھر ایکسو
اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ تھا ایکسو بارہ پر تقسیم کیا سولہ باقی رہے پھر ایک سو بارہ کو کہ مقسوم
علیہ تھا سولہ پر تقسیم کیا کچھ باقی نرہا پس مقسوم علیہ اخیر کا یعنی سولہ عاد ہے دونون عدد
زائد و ناقص کا کہ ان دونونکو عاد کیا اور جزو شانزدہم کہ شانزدہ مخرج اسکا ہی وفق ان دونونکا
ہی اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دونون عدد متوافقین ہین الغرض پس وفق سترہ ہزار
دوسوچھیانوے کا ایک ہزار اکاسی ہین کیونکہ جب اس اصل عدد کو عدد وفق پر تقسیم کیا خارج
قسمت سولہ رہے اور کچھ باقی نرہا پس ایک ہزار اکاسی کہ مقسوم علیہ ہی مفنی ہی سترہ ہزار
دوسو چھیانوے کا سولہ مرتبہ کرکے پس سولہ کہ خارج قسمت ہے عاد ہی اور ایکہزار اکاسی وفق اسکا ہے

اسیطرح وفق اٹھارہ ہزار چارسو سولہ کا ایک ہزار ایک سو اکاون ہین کیونکہ جب اس اصل عدد کو عدد دو وفق پر تقسیم کیا خارج قسمت سولہ رہے اور کچھ باقی نر ہا ایس ایکہزار اکاسی کہ مقسوم علیہ ہے یعنی ہے اٹھارہ ہزار چار سولہ کا سولہ مرتبہ کر کے پس سولہ کو خارج قسمت ہی عاد ہوا اور ایک ہزار اکاسی وفق اسکا اور یہی سولہ تضعیفات اثنین سے واسطے استخراج عددین متحابین مرتبہ سوم کے لیئے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی تیسری فصل مین بیان ہوا

باب چوتھا وفق اعداد متحابہ کے نقش سے لکھنے مین

واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل مین بیان ہو چکا کہ اگر استعمال عددین متحابین کا ماکولات یا ملبوسات یا مشمومات وغیرہ مین ہو سکے تو چاہیئے کہ وفق عددین متحابین سے ایک ایک بطور تکسیر پر کر کے دونون شخص اپنے پاس رکھین کہ حرارت عشق و محبت ان دونون مین پیدا ہو گی پس طریقہ استخراج و معرفت وفق کا تیسرے باب میں بیان ہو چکا اب قاعدہ نقش وفق لکھنے کا طریق انموذج تین فصلو مین لکھا جاتا ہی **فصل اول** تحریر نقش وفق عددین متحابین مرتبہ اول مین یعنی یقین کہ وفق ہی ۲۲۰ عدد زائد کا اور ایکہزار کہ وفق ہے ۲۸۴ عدد ناقص کا پس اگر ۵ کو مربع سات مین پر کرنا چاہین چاہیئے کہ عدد وطرح مربع کہ سین ہیں اس سے طرح کرین ۲۵ باقی رہے پس باقی کو چار پر کہ عدد خانہائے طول مربع ہیں تقسیم کرین خارج قسمت چھ رہین گے ایک کسر بچے گی پس چھ کو خانہ اول میں لکھکر

۵۵
۳۰
۶ ۲۵ ۴
۲۴
۱

باضافہ ۵ ایک تین دور تمام یعنی بارہ خانے پر کئے اور واسطے کسر ایک کے ابتدائے دور چہارم یعنی ہشتم مین دو اضافہ کیے پھر دور چہارم کے خانہ دوم یعنی خانہ دوم سے پھر باضافہ ایک ایک کے لکھکر نقش تمام کیا جس کے ہر ایک سطر سے عرضاً یا طولاً یا قطراً استمار کرین وہی اصل عدد وفق کہ ۵۵ حاصل آئینگے پس یہ نقش وفق عدد زائد کا مستخرج از ۲۲۰ منسوب محبوب و مطلوب سے ہے

۱۳	۱۶	۲	۶
۱۹	۸	۱۲	۱۷
۸	۲۲	۱۴	۱۱
۱۵	۱	۹	۲۱

اگر ۱۷ کو مربع اربع میں پر کرنا چاہیں پس طرح
مربع کہ تیس ہیں اس سے کم کریں ۱۴ باقی رہے پس
باقی کو چار پر کہ عدد ماہاطول ہے یا
مربع ہین تقسیم کرین چار حاصل قسمت
رہے اور ایک کی کسر بچی پس دس کو خانہ اول مین لکھکر باضافہ ایک
ایک کے تین دور پر کیے اور واسطے کسر ایک کے ابتداے دور آخر یعنے خانہ سیزدہم
دو اضافہ کیے پہر دور آخر کے خانہ دوم سے باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا جس طرف
سے کہ عرضاً یا طولاً یا قطراً شمار کرین وہی اصل عدد دوق کہ ۱۷ ہیں حاصل ہون گے
پس یہ نقش عدد دوق ناقص کا مستخرج از ۲۱۲ منسوب محب و طالب سے

۱۷	۲	۲۴	۱۰
۲۳	۱۱	۱۶	۲۱
۱۲	۲۶	۱۸	۵
۱۹	۱۴	۱۳	۲۵

فائدہ واضح ہو کہ بعد اس کے نقش مثلث عدد وق
کو پر کیا ہے کیونکہ بنا بر مذہب علماے مشارقہ نقش
مثلث متعلق قمر سے ہے اور واسطے سعادت کے اور
نقش مربع متعلق عطارد سے ہے اور واسطے نحوست کے
وعلی ہذا القیاس تا نقش متسع کہ زحل سے منسوب ہے اور علماے مغاربہ نے برعکس
اسکے مقرر کیا ہے یعنی نقش سہ در سہ کو منسوب بزحل کیا ہے اور چہار در چہار کو منسوب
بمشتری وعلی ہذا القیاس تا نقش نہ در نہ کہ اس کو منسوب قمر سے کیا ہے پس بنا بر
اہل مغاربہ کے مثلث براے نحوست ہے اور مربع براے سعادت اور حاصل بنا بر اہل
مشارقہ کے مثلث متعلق قمر سے ہے اور قمر کل کواکب میں سریع السیر ہے اس سبب
مثلث کو بھی سریع الاثر جانتے ہیں اور جمیع علما وحکما نے ہر ایک مہم جلالی وجمالی مین
اسی لوح مثلث سے کام لیا ہے بقوت عزایمات روحانی و وقت مناسب وبخور
لایق کے الحاصل لوح مثلث دوق عدد زائد کا مستخرج از ۲۲۵ منسوب محبوب سے ہے

۲۲	۱۴	۱۹
۱۶	۱۸	۲۱
۱۷	۲۳	۱۵

تشریح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا پچپن ہین پس عدد طرح مثلث
کہ بارہ ہین کم کیے ۴۳ باقی رہے پس باقی کو تین پر تقسیم
کیا کہ عدد خانہای مثلث ہین طولاً یا عرضاً خارج قسمت

۵۵ / ۱۲ / ۴۳ ۳ / ۳ / ۱۳ / ۱۲ / ۱

۱۴ رہے ۱۴ اور ایک کی کسر بچی پس جس مثلث مین کہ کسر ایک یا دو کی بچی اسکو
مثلث کہنہ لنگ کہتے ہین کیونکہ بسبب کسر کے کل اضلاع و اقطار مین اعداد وفق برابر نہین
آتے ہین پس چودہ کو خانہ دوم مین لکھا کہ یہ خانہ ترقی و آشتی ہی اور واسطے تجارت اتفاق دولت
و دوستی کے معین ہے اور باضافہ ایک ایک کے اور دو دور اس لوح کی یعنی چھ خانہ پر کیے
اور آخر دور دوم مین ۱۹ لکھے پس واسطے کسر ایک کے ابتداے دور سوم مین دو عدد بڑہاے
یعنی ۲۱ لکھے پھر باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا اس جس طرف سے کہ شمار کرین وہی
اصل عدد وفق یعنی ۵۵ حاصل ہونگے یہ ایک ہے اور کہ اوس مین ۴ و
حاصل ہون ... عدد ناقص کا تشریح ۲۴۲ ... مطالب سے سے
تشریح اس ... اکہتر ہو وفق اسکا ہے ہین اس مین سے بارہ طرح کیے ۵۹ رہے

۲۴	۱۹	۲۸
۲۰	۲۳	۲۱
۲	۲۹	۲۲

... تین پر تقسیم کیا خارج قسمت ۱۹ رہے اور دو
کی کسر بچی پس خارج قسمت ۱۹ کو خانہ دوم خانہ آشتی
ترقی مین لکھا اور باضافہ ایک ایک کے دو دور پر کیے

۷۱ / ۱۲ / ۵۹ ۳ ۱۹ / ۳ / ۲۹ / ۲۷ / ۲

اب واسطے کسر دو کے ابتداے دور سوم مین تین عدد اضافہ کر کے ۲۷ لکھے پھر باضافہ
ایک ایک کے یہ دور بھی پر کیا اس جس طرف سے کہ شمار کرین وہی اصل عدد وفق ۷۱ حاصل ہونگے ۱۱۱
ایک قطر جیسا ہین کہ ہمین ۲۹ حاصل ہوئے فصل دوم تحریر نقش وفق عددین متحابین مرتبہ دوم
مین یعنی ۲۵۳ کہ وفق ہی ۲۴۳ عدد زائد کا اور ۲۸۷ کہ وفق ہی ۲۲۹۶ عدد ناقص کا پس اگر
۲۵۳ کو مربع مین پر کرین پس عدد طرح مربع کہ تیس ہین کم کرین ۲۲۳ باقی رہے پس باقی کو
چار پر تقسیم کیا خارج قسمت ۵۵ رہے اور تین کی کسر بچی پس ۵۵ کو خانہ اول مین لکھکر باضافہ ایک ایک

۲۵۳
۳۰
۲۲۳
۲
۲۲
۱
۳

عدد کے ایک دو یعنی چار خانہ لکھے اور واسطے کسر تیں کے ابتدائے دور دوم
یعنی خانہ پانزدہم میں دو عدد اضافہ کیے پھر دور دوم کے [illegible] یعنی خانہ
ایک ایک عدد ہر خانہ میں زیادہ کیے نقش کو تمام کیا پس [illegible] کہ اس کو
کو شمار کریں طولاً یا عرضاً یا قطراً وہی ۲۵۳ عدد وفق ۲۵۳ حاصل آئیں گے
پس یہ نقش وفق عدد زائد کا مستخرج از ۲۵۲/۲۵۳ منسوب محبوب و طالب [illegible] اور

۶۳	۶۶	۶۹	۵۸
۶۸	۵۶	۶۲	۶۰
۵۷	۷۰	۶۴	۶۱
۶۵	۶	۵۸	۷۰

ب
۲۸۷
۳۰
۲۵۷
۶۴
۱۷
۴
۱

اگر ۲۸۷ مربع میں پر کرنا چاہیں تیس اس میں سے طرح
کریں ۲۵۷ باقی رہے اس [illegible]
تقسیم کیا خارج قسمت ۶۴ رہے اور ایک
باقی رہی پس ۶۴ کو خانہ اول میں لکھ کر
باضافہ ایک ایک عدد کے تین دو یعنی بارہ خانہ پر کئے اور واسطے کسر ایک
ابتدائے آخر میں دو اضافہ کیے پھر دور آخر کے خانہ دوم سے باضافہ ایک لکھ کر
نقش کو تمام کیا پس جس طرف سے کہ شمار کریں عرضاً یا طولاً یا قطراً وہی اصل عدد
وفق ۲۸۷ ہیں حاصل آئیں گے پس یہ نقش وفق عدد ناقص کا مستخرج از ۲۲۹۶/۲۸۷
منسوب محب و طالب سے ہے **فصل سوم** تحریر نقش عددین متحابین مرتبہ سوم

۷۱	۷۴	۷۸	۶۴
۷۷	۶۵	۷	۷۵
۶۶	۸۰	۷۲	۶۹
۷۳	۲۸	۶۷	۷۹

میں یعنی ۱۰۸ الف وفق ہے ۲۹۶ اعداد زائد کا اور
۱۵ الف وفق ہے ۲۸۴ اعداد ناقص کا پس یہاں پر یہ
نقش مربع اور طریقہ سے پر کیا جاتا ہے کہ [illegible]
[illegible] طریقوں سے [illegible]
بھرنا شروع کیا اور باضافہ ایک ایک عدد کے [illegible] چار دو [illegible] تین
[illegible] لکھے یعنی بارہ خانہ [illegible] دور آخر [illegible]
[illegible] طولاً [illegible]

اکیس تھے بہ نسبت اور سطرون کے اعداد سے زائد پس اکیس کو اصل عدد وفق عدد زائد ۱۰۸۱ سے کم کیا ۱۰۶۰ باقی رہے اسکو ابتداے دور چہارم مین لکھکر باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ عرضًا یا طولًا یا قطرًا کرین وہی اصل عدد وفق کہ ۱۰۸۱ ہین حاصل ہون گے پس یہ نقش عدد وفق عدد زائد کا مستخرج از ۱۲۹۶/۱۰۸۱ منسوب محبوب ومطلوب سے ہے

۱	۱۰۶۱	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۰۶۰
۶	۹	۱۰۶۳	۳
۱۰۶۲	۴	۵	۱۰

اسی طرح وفق عدد ناقص ۱۱۵۱ کو مربع میں پر کیا تو اس مین بھی اکیس کی طرح دی ۱۱۳۰ باقی رہے پس خانہ اول میں ایک سے بھرنا شروع کیا اور باضافہ ایک ایک کے تین دور بھر لیے ابتداے دور چہارم مین ۱۱۳۰ لکھے اور باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ شمار کرین وہی اصل عدد وفق ۱۱۵۱ حاصل ہونگے پس یہ نقش عدد ناقص کا مستخرج از ۱۴۴۶/۱۱۵۱ منسوب محب وطالب سے ہے

۱	۱۱۳۱	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۱۳۰
۶	۹	۱۱۳۳	۳
۱۱۳۲	۴	۵	۱۰

یہانتک بیان اعداد متحابہ کا تھا کہ جو شعار حکماے الہیین کا تھا کہ اسکے اسرار کو مخفی تر کرکے رکھا تھا اب مقصد دوم مین بیان دلائل محبت خلقی وغیرہ کا ہوگا

مقصد دوسرا بیان دلائل خلقی و وجوہات محبت بین الاثنین مین پس واضح ہو کہ اول رسالہ مین بیان ہو چکا کہ تحابب بین الاثنین دو طرح پر ہے ایک تو خلقی ہے کہ بسبب طالع ولادت وتحویل سال وغیرہ کے ہوتی ہے تو بحسب دلالت ولادت دلائل کے کمی وبیشی محبت والفت کی بہنہار ہتی ہے دوسرے بسبب عملیات وتعویذات وغیرہ کے ہوتی ہے پس تبتک بیان قسم دوم کا ہوا اب اس مقصد مین قسم اول کا بیان ہوتا ہے پس یہ مقصد مشتمل ہے اوپر تین فصلون کے

فصل اول بیان دلائل وجوہات محبت مین اخوان الصفا و اشجار الاثمار مین ہے کہ
جسکے سقط نطفہ اور زائچہ وقت ولادت اور تحویل سال و قرآن مین مریخ و زہرہ و
قمر قوی ہون ہر آئینہ وہ شخص صاحب طبع لطیف ہوگا اور عشق صاحبان حسن و جمال
و نازنینان عدیم المثال سے ضرور ہوگا کیونکہ مریخ و زہرہ مہیج طبیعت و مولد عشق ہین
اور ضرور ہی کہ زائچۂ وقت ولادت مین اسکے شمس و قمر صالح الحال ہون لیکن دوستی و محبت
اسکی دوسرے شخص کے ساتھ ہونا اور اتحاد باہمی اونکا بنا بر دلائل خلقی کے چند
وجوہات سے ہے وجہ اول یہ ہے کہ جن دو شخصون کے زائچہ ولادت مین نیرین
قوی ہون اور ایک مولود کے نیرین دوسرے مولود کے نیرین کے ساتھ بنظر تثلیث
یا تسدیس ناظر ہون یعنی موضع شمس ایک کا ساتھ موضع قمر دوسرے کے ناظر ہو بمودت
ان دو شخصون مین دوستی و محبت بیحد ہوگی پس اگر ان دو شخصون مین سے ایک مرد ہو
اور ایک عورت یا غلام تو درمیان انکے عشق عظیم پیدا ہوگا اور اگر ان دونون سے
طالع عاشق کا ہو گیارھوین خانہ طالع معشوق سے پڑے تو عشق شدید و شہکار ہوگا یہانتک
کہ سر و جان ایک دوسرے سے دریغ نکرین وجہ دوم یہ ہے کہ اگر درمیان دو مولود کے
شمس یا قمر ایک برج مین پڑین درمیان ان دونون کے دوستی ہوگی وجہ سوم یہ کہ
اگر طالع دو شخصون کا ایک برج پڑے یا صاحب طالع دو شخصون کا ایک ہی ستارہ ہو
درمیان ان دونوکے دوستی و محبت ہوگی وجہ چہارم یہ کہ اگر طالع دو شخصونکا باہم دیگر بنظر
تسدیس ناظر ہو دلیل محبت بینہما کی ہی کیونکہ بروج متناظرہ بتسدیس باہم موافق مین کیفیت
فاعلیہ مین اور مخالف ہین کیفیت منفعلہ مین اور فاعل اقوی ہی منفعل سے لہذا نظر تسدیس دلیل
نیم دوستی کی ہوئی اور ہر ایک برج کو ساتھ تیسرے اور گیارھوین برج کی نظر تسدیس ہے
وجہ پنجم یہ کہ اگر طالع دو شخصونکا باہم دیگر بنظر تثلیث ناظر ہو یعنی طالع دونونکا ایک ہی مثلثہ ہو کہ مثلثات
باہم نظر تثلیث رکھتی ہین جیسا کہ طالع ایک کا حمل ہو اور طالع دوسرے کا اسد ہو یا قوس اسیطرح طالع

اگر ایک کا ثور ہو اور دوسرے کا سنبلہ ہو یا جدی دلیل ہے کہ درمیان اُن دونون کے اغلب چیزونمین موافقت ہوگی اور زمانہ درازتک رہیگی کیونکہ ہرایک برج مثلثہ کا ساتھ دوسرے برج کے اسی مثلثہ سے موافق ہے کیفیۃ فاعلیۃ مین بھی اور کیفیۃ منفعلہ مین بھی لہذا بنظر تثلیث دلیل تمام دوستی کی ہوئی اور مثلثات عناصر اربعہ یہ ہین

آتشی مثلثہ	خاکی مثلثہ	بادی مثلثہ	آبی مثلثہ
حمل	ثور	جوزا	سرطان
اسد	سنبلہ	میزان	عقرب
قوس	جدی	دلو	حوت

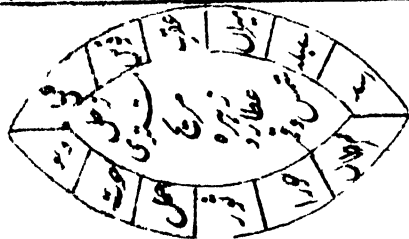
وجہ ششم یہ کہ اگر طالع کسی عورت کا ساتوان خانہ طالع مرد سے پڑے یا طالع مخدوم کا دسوان خانہ طالع خدمتگار سے پڑے یا طالع معشوق کا گیارھوان خانہ طالع عاشق سے پڑے دلیل ہے کہ درمیان دونون کے محبت و مودت باہمی بغایت و بے نہایت ہوگی اور زمانہ درازتک رہیگی او ایک دوسرے سے برخوردار ہونگے بشرط آنکہ درمیان کوکب مستولے دونون کے یعنی مستولے مرد و زن خادم و مخدوم و عاشق و معشوق باہمی نظر دستی و نظر قبول ازیکدیگر ہو اور دونون مستولے نیکو حال و مسعود ہون پس اگر ایسا ہو تو دلیل ہے کہ درمیان اُنکے سالہاے سال آمیزش و موافقت رہے اور اگر ان دونون مستولیونمین سے ایک کوکب سعد ہو اور ایک نحس اور نظر قبول ازیکدیگر ہو تو صاحب سعد کو سیرت نیک ہوگی اور صاحب نحس کو سیرت نہ نیک ہوگی نہ بد لیکن دونون مین موافقت حاصل ہوگی وجہ ہفتم یہ کہ اگر دو مولود کے زائچہ ولادت مین کوکب سعد ایک موضع مین پڑے ہون دلیل ہے کہ درمیان انکے محبت و مودت ہوگی اور ایک دوسرے کو نیکی و نفع پہونچائیگی اور منفعت بحسب طبیعت اس کوکب کے سعد کو پہونچے گی مثلاً اگر وہ سعد مشتری ہو تو جاہ و حشمت و مال حاصل ہوگا اور اگر وہ سعد زہرہ ہو تو لذت والفت و انس و مودت حاصل ہو پس اگر وہ سعد دونون کے طالع مین ہو تو دونون کو نفع ایک دوسرے کے نفس سے پہونچے

اور اگر وہ سعد خانہ دوم خانہ مال مین ہو تو نفع باہم دیگر بسبب مال معاش کے ہو
اور اگر وہ سعد خانہ سوم مین ہو تو نفع باہم دیگر بسبب تحصیل علم یا نقل نزدیک کے ہو
اور اگر وہ سعد خانہ چہارم مین ہو تو نفع باہم دیگر بسبب عمارت و زراعت و باغ و زمین
کے ہو اور اگر وہ سعد خانہ دہم مین ہو تو نفع باہم دیگر بسبب جاہ و شغل و عمل سلطانی کے ہو
وعلی ہذا القیاس جس خانہ مین وہ سعد ہو بسبب منسوبات اُس خانہ کے ایک دوسرے
کو نفع پہونچاوین کے **وجہ ہشتم** یہ کہ برج طالع مطیع ہوتا ہے اپنے برج مستعلی کے
اور صاحب طالع کو صاحب مستعلی کی محبت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ بطلیموس نے ثمرۃ الفلک
کے کلمہ سی و پنجم مین لکھا ہے کہ والبروج المطیعۃ اشد محبۃ یعنی جو برج
کہ مطیع ہے اُسکو محبت شدید تر ہے اور برج مستعلی اُس کو کہتے ہین کہ جو برج
طالع سے فوق الارض ہو اور یہ بھی لکھا ہے کہ بروج معوج الطلوع مطیع ہین
بروج مستقیم الطلوع کے تو اول جدی سے آخر جوزا تک سب برج معوج الطلوع
و کوتاہ مطالع ہین اور اول سرطان سے آخر قوس تک بروج مستقیم الطلوع ہین
مطالع وجہ نہم یہ کہ اگر وہ مولود کے زائچہ ولادت مین سہم السعادت ایک برج میں پڑا
ہو دلیل محبت بینہما کی ہے اور نسبت طمع داشت سے باہم یگا[illegible] کی [illegible]
حاصل ہون اور سہم السعادت کو سہم القمر بھی کہتے ہین اور طریق استخراج سہم السعادت
وغیرہ کا رسالہ ضیاء النجوم مین مرقوم ہو چکا **فصل دوم** در بیان [illegible] الشخصین
از روے صاحب طالع وقت ولادت کے پس [illegible] کہ صاحب طالع
دو شخصوں کے آپس مین دوست ہون دلیل ہے کہ ان دو شخصون مین آپس مین
دوستی ہوگی جیسا کہ اگر طالع ایک شخص کا برج اسد ہو [illegible] دوسرے کا
سرطان ہو اور اسد خانہ شمس ہے اور سرطان خانہ قمر اور شمس و قمر مین دوستی
جانبین سے ہے کہ ان دو شخصون مین بھی دوستی جانبین سے ہوگی اور بیان

تفصیلی اسکا آگے آئے گا اور چونکہ دوستی اور دشمنی موقوف ہے معرفت پر دوستی
ودشمنی کواکب کے لہذا دوستی ودشمنی کواکب کا بیان ضرور ہوا پس واضح ہو کہ صداقت
وعداوت کواکب مین منجمین مین اختلاف ہی جیسا کہ ابو ریحان بیرونی نے تفہیم النجوم مین لکھا
ہی کہ بعض منجمین کا قول یہ ہی کہ جو دو کواکب کہ طبیعت واثر مین باہم متصادق ومتفق ہین وہ
دونون آپس مین دوست ہین مثل زحل ومریخ کے اور جو دو کوکب کہ طبیعت واثر مین باہم
متضاد ہین وہ دونون دشمن ایک دوسرے کے ہین مثل زحل ومشتری کے زحل مظلم نحس مفرد
ہی اور مشتری مضی سعد معتدل اور بعض منجمین کا قول یہ ہی کہ جو دو کوکب کیفیت مین باہم متضاد
ہون وہ آپسمین دوست ہین اور جو کہ باہم متضاد ہین وہ آپسمین دشمن ہین جیسا کہ کوکب ناری
دوست بادی ہی اور آبی دوست خاکی اور ناری دشمن آبی اور بادی دشمن خاکی اور
بعض منجمین اعتبار اوضاع بیوت کا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جن دو کوکب کے بیوت بنظر
صداقت باہم ناظر ہون تثلیث یا تسدیس وہ دونون آپس مین دوست ہین جیسا کہ برج
سنبلہ کو ساتھ عقرب کے اور حمل کو ساتھ جوزا کے نظر تسدیس ہے تو درمیان عطارد
ومریخ کے دوستی ہے اور جن دو کوکب کے بیوت بنظر عداوت باہم ناظر ہون تربیع
یا مقابلہ وہ دونون آپس مین دشمن ہین جیسا کہ سرطان کو ساتھ جدی کے نظر مقابلہ
ہی پس قمر وزحل آپس مین دشمن ہین اسی طرح برج اسد کو بھی دلو سے نظر مقابلہ ہے
تو شمس وزحل بھی آپس مین دشمن ہین یا جو دو کوکب کہ خانہ اسکا بارھوان خانہ کوکب
دیگر کا ہو وہ کوکب آپس مین دشمن ہین جیسا کہ سنبلہ بارھوان خانہ ہے برج
میزان سے اور ثور بھی بارھوان خانہ ہی برج جوزا سے پس عطارد وزہرہ آپسمین دشمن ہین
لیکن صداقت وعداوت کواکب موافق پوتھی برہت جاتک کے اور طریق سی ہی وہ یہ ہی کہ
پہلے سبع سیارہ کو سطر اول مین لکھین اور نیچے ہر کوکب کے خانہ مول الترکون اسکا لکھین
اور با تحت اسکے مول الترکون کا خانہ دوم پھر چہارم پھر پنجم پھر ہشتم پھر نہم پھر دوازدہم لکھین پھر نیچے

	ان خانون کے خانہای شرف کواکب لکھیں اس طرح سے						
کواکب	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
خانہ ہای مول ترکون	دلو	قوس	حمل	اسد	میزان	سنبلہ	ثور
خانہ ۲ مول ترکون	حوت	جدی	ثور	سنبلہ	عقرب	میزان	جوزا
خانہ ۴ مول ترکون	ثور	حوت	سرطان	عقرب	جدی	قوس	اسد
خانہ ۵ مول ترکون	جوزا	حمل	اسد	قوس	دلو	جدی	سنبلہ
خا ، ، مول ترکون	سنبلہ	سرطان	عقرب	حوت	ثور	حمل	ثور
خانہ ۹ مول ترکون	میزان	اسد	قوس	حمل	جوزا	ثور	جدی
خانہ ۱۰ مول ترکون	جدی	عقرب	حوت	سرطان	سنبلہ	اسد	حمل
خانہای شرف کواکب	میزان	سرطان	جدی	حمل	حوت	سنبلہ	ثور

پس سبع سیارات میں سی شمس و قمر کا ایک ہی خانہ ہی اور باقی کواکب کے دو دو خانہ ہین



پس وہی ایک ایک خانہ شمس و قمر کا جسکو کب کے ماتحت میں واقع ہون تو شمس قمر دوست ہین کوکب کے ہین مثل اسد کے کہ ماتحت مریخ مین واقع ہی اور مثل سرطان کے کہ ماتحت مشتری مین واقع ہے پس شمس دوست مریخ کا ہی اور قمر دوست مشتری کا اور وہی ایک خانہ جس کوکب کے ماتحت مین واقع نہو تو شمس و قمر دشمن اسکے ہونگے جیسا کہ سرطان و اسد ماتحت زہرہ مین نہین ہین پس شمس و قمر دشمن زہرہ مین لیکن اور کواکب خمسہ متحیرہ کہ جنکے دو دو خانہ ہین پس اگر دونون خانہ کسی کوکب متحیرہ کے ماتحت مین کسی کوکب کے واقع ہون پس وہ کوکب بھی دوست اپنے ماتحت کا ہی جیسا کہ دونون خانے زہرہ کے

ماتحت زحل مین واقع ہین پس زہرہ دوست ہے زحل کا اور اگر ایک ہی خانہ کسی کوکب متحیرہ کا ماتحت مین ہے کسی کوکب کے واقع ہوا اگرچہ بتکرار واقع ہو تو وہ کوکب مساوی اپنے ماتحت کا ہی جیسا کہ ایک خانہ زہرہ کا برج ثور ماتحت قمر مین واقع ہے اگرچہ بتکرار واقع ہی پس زہرہ مساوی ہی قمر کا اور اگر دو خانون مین سے ایک خانہ بھی کسی کوکب متحیرہ کا ماتحت مین کسی کوکب کے واقع نہو تو وہ کوکب دشمن اپنے ماتحت کا ہے مثل خانہائے زہرہ کے کہ اسکا ایک خانہ بھی باعث مشتری مین واقع نہین ہوا ہے پس زہرہ دشمن ہے مشتری کا یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے صداقت و عداوت کواکب کا پس واسطے سہولت ذہن مبتدی کے اسی قاعدے سے یہ جدول بنائی گئی ہے

جدول دوستی و دشمنی کواکب

کواکب	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
دوستان کواکب	عطارد زہرہ	شمس قمر مریخ	شمس قمر مشتری	مریخ قمر مشتری	عطارد زحل	شمس زہرہ	شمس عطارد
ساویان کواکب	مشتری	زحل	زحل زہرہ	عطارد	مریخ مشتری	مریخ مشتری زحل	مریخ مشتری زحل زہرہ
دشمنان کواکب	شمس قمر مریخ	عطارد زہرہ	عطارد	زحل زہرہ	شمس قمر	قمر	قمر را دشمنی نیست

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بنابر اس قاعدے کے حالات کواکب باہمدیگر دوستی و دشمنی و مساوات مین چھ طرح پر ہے اول دوستی جانبین کی ہے یعنی شمس کے ساتھ قمر اور مریخ اور مشتری کے اور عطارد کو ساتھ زہرہ کے اور زہرہ کو ساتھ زحل کے دوستی جانبین کی ہے کیونکہ خانہ انکے ماتحت دوسرے کے واقع ہین دوم دشمنی جانبین کی ہے یعنی شمس کو ساتھ زحل اور زہرہ کے دشمنی جانبین کی ہے کیونکہ دونون خانہ [illegible] دیتا ہے

دوسرے کے ماتحت مین واقع نہین ہے سوم مساوات جانبین کی سے ہے یعنی زہرہ
کو ساتھ مریخ کے اور مشتری ساتھ زحل کے دونون جانب سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی
کیونکہ انکے دونون خانون مین سے ایک ہی خانہ دوسرے کے ماتحت مین واقع ہے
چہارم دوستی ایک جانب سے اور دشمنی دوسرے جانب سے جیسے عطارد دوست قمر کا ہے
اور قمر دشمن عطارد کا کیونکہ دونون خانے عطارد کے ماتحت قمر ہین اور خانۂ قمر ماتحت عطارد
مین نہین ہے پنجم ایک جانب سے دوستی ہو اور جانب دیگر سے مساوی جیسے قمر دوست ہے
مشتری کا اور مشتری مساوی ہے ساتھ قمر کے اور شمس دوست ہے عطارد کا اور عطارد
مساوی ہے ساتھ شمس کے اور عطارد دوست ہے زحل کا اور زحل مساوی ہے ساتھ
عطارد کے اور قمر دوست ہے مریخ کا اور مریخ مساوی ہے ساتھ قمر کے بدلیل مذکور ششم
ایک جانب سے دشمنی ہو اور جانب دیگر سے مساوی جیساکہ عطارد دشمن ہے مریخ کا اور مریخ
مساوی ہے ساتھ عطارد کے اور عطارد دشمن ہے مشتری کا اور مشتری مساوی ہے ساتھ عطارد
کے اور قمر دشمن ہے زہرہ کا اور زہرہ مساوی ہے ساتھ قمر کے اور قمر دشمن ہے زحل کا اور زحل
مساوی ہے ساتھ قمر کے اور مریخ دشمن ہے زحل کا اور زحل مساوی ہے ساتھ مریخ کے بدلیل
مذکور بعد اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جس کوکب کو ساتھ زحل کے دوستی یا دشمنی یا مساوات ہے
اُسکو ساتھ راس و ذنب کے بھی وہی حالت ہے اور راس و ذنب کو بجاے زحل کے تصور
کرنا چاہیے یہانتک بیان صداقت و عداوت کواکب کا تھا کہ یہ ایک مقدمہ تھا واسطے معرفت
صداقت و عداوت دو شخصون کے پس ان حالات شش گونہ کواکب سے بہت سے فروعات
پیدا ہوتے ہین منجملہ اُنکے آٹھ فروع پر اکتفا کیجاتی ہے اول یہ کہ اگر طالع ولادت ایک شخص کا
حمل یا عقرب ہو اور طالع ولادت دوسرے کا اسد دلیل ہے کہ درمیان ان دونون کے
دوستی ہوگی کیونکہ درمیان مریخ و شمس کے دوستی جانبین کی ہے خاصۂ صاحب طالع
حمل کو صاحب طالع اسد سے اسلیے کہ حمل و اسد باہم مشاکل ہین کہ دونون ایک ہی مثلثہ

آتشی سے ہین اور تثلیث کہ دلیل تمام دوستی کی ہے باہم ناظر ہین پس طالع وصاحب
طالع دونون اقتضاے دوستی رکھتے ہین لیکن برج عقرب آبی ہے اور عقرب واسد
بنظر تربیع کہ دلیل نیم دشمنی کی ہے باہم ناظر ہین پس عقرب یا برج اسد از روے
طالع کے مخالف رکھتا ہے اور از روے صاحب طالع کے موافقت کہ شمس کو ساتھ مریخ
کے دوستی جانبین کی ہے دوم اگر طالع ایک شخص کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے کا جوزا
یا سنبلہ ہو درمیان اُن دونون کے دوستی ہو کیونکہ درمیان زہرہ وعطارد کے دوستی
جانبین کی ہے خاصۃً شخص طالع ثور کو ساتھ شخص طالع سنبلہ کے کیونکہ ثور وسنبلہ دونون ایک ہی
مثلثہ خاکی سے ہین اور باہم بنظر تثلیث ناظر اور اسیطرح شخص طالع جوزا کو ساتھ شخص طالع میزان
کے کہ دونون مثلثہ بادی سے ہین وہ باہم بنظر تثلیث ناظر پس طالع وصاحب طالع دونون
اقتضاے دوستی رکھتے ہین سوم اگر طالع ایک مولود کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے
کا جدی یا دلو درمیان اُن دونون کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان زہرہ و زحل کے
دوستی جانبین کی ہے خاصۃً مولود طالع ثور کو ساتھ مولود طالع جدی کے کہ دونون
برج مثلثہ خاکی سے ہین اور باہم بنظر تثلیث ناظر اور مولود طالع میزان کو ساتھ مولود
طالع دلو کے کہ دونون برج مثلثہ بادی سے ہین پس طالع وصاحب طالع دونون اقتضاے
دوستی رکھتے ہین چہارم اگر طالع ایک شخص کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا قوس یا حوت
درمیان انکے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان شمس اور مشتری کے دوستی جانبین سے
ہے خاصۃً شخص طالع اسد کو ساتھ شخص طالع قوس کے کہ دونون برج مثلثہ آتشی سے
ہین اور بنظر تثلیث ناظر پس طالع وصاحب طالع دونون اقتضاے دوستی رکھتے
ہین لیکن برج حوت آبی ہے اور اسد آتشی اور باہمدیگر ساقط از نظر پس طالع اقتضاے دشمنی رکھتا
ہے اور صاحب طالع اقتضاے دوستی پنجم اگر طالع ولادت کا ایک برج اسد ہو اور طالع ولادت
دوسرے کا سرطان درمیان انکے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان شمس و قمر کی دوستی جانبین کی ہے

لیکن اسد آتشی ہے اور سرطان آبی پس طالع اقتضائے دشمنی کرتا ہے اور صاحب طالع
اقتضائے دوستی **ششم** اگر طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا جدی یا دلو
درمیان انکے دشمنی ہوگی کیونکہ درمیان شمس و زحل کے دشمنی جانبین کی ہے اور مثلثات
مین بھی کوئی مشاکلہ نہین ہے برج اسد آتشی ہے اور جدی خاکی اور دلو بادی اور اسد
کو ساتھ جدی کے سقوط نظر ہے اور ساتھ دلو کے نظر مقابلہ کو مقابلہ دلیل تمام
دشمنی کی ہے پس طالع دونون اقتضائے دشمنی رکھتے ہین **ہفتم** اگر
طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا ثور یا میزان درمیان انکے دشمنی ہوگی
کیونکہ شمس و زہرہ میں دشمنی جانبین کی ہے اور مثلثات مین بھی کوئی مشاکلہ نہین ہے اسد
آتشی ہے اور ثور خاکی اور میزان بادی اور اسد کو ساتھ ثور کے نظر تربیع ہے پس
طالع و صاحب طالع دونون اقتضائے دشمنی رکھتے ہین لیکن اسد کو ساتھ میزان
کے نظر تسدیس ہے کہ دلیل نیم دوستی کی ہے تو یہان پر طالع مقتضائے دوستی ہے
اور صاحب طالع مقتضائے دشمنی **ہشتم** اگر طالع ایک کا جوزا یا سنبلہ ہو اور طالع
دوسرے کا سرطان پس مولود طالع جوزا و سنبلہ کا دوست ہوگا مولود طالع سرطان کا اور
مولود طالع سرطان کا دشمن ہوگا مولود طالع جوزا و سنبلہ کا کیونکہ عطارد دوست ہے قمر کا
اور قمر دشمن ہے عطارد کا اور طالع کا بھی اقتضائے دوستی جانبین کا نہین کرتا
ہے بجز آنکہ سنبلہ کو ساتھ سرطان کے نظر تسدیس ہے فقط و قس علی ھذا الواقی
پس جہان پر دلائل دوستی و دشمنی دونون جمع ہون حکم اغلب پر کرنا چاہیے

فصل سوم دربیان محبت بین الاثنین از روئے راس کے

پس واضح ہو کہ بروقت ولادت کے جس برج مین کہ قمر ہوتا ہے اسی برج کے کسی حرف پر
نام مولود کا رکھا جاتا ہے اسی کو راس کہتے ہین اہل ہند مین اس امر کا التزام ہوتا ہے
مگر اہل اسلام مین یہ مروج نہین ہے وہ بغیر راس دیکھنے کے جو چاہتے ہین نام مولود کا رکھتے ہین

اسی سبب سے احکام نجومی مسلمانون کے حق مین مطابق نہین پڑتے ہین اور ہندوؤن
کے حق مین مطابق آتے ہین کیونکہ انکا نام راس دیکھ کے رکھا گیا ہوتا ہے اور اسکی
بہت تاثیر ہوتی ہے پس مسلمانون مین نام کا حرف اول اگر الف ہے تو اس کا
مجازاً میکھ راس کہتے اور اگر حرف اول میم ہے اسکو سنگھ راس کہتے ہین اور
احکام انکے بحساب راس کے بیان کرتے ہین نام راس انسان کا اگر حقیقۃ ہو
تو تاثیر اسکی پوری ہوگی اور اگر مجازاً ہو تو تاثیر کم ہوگی پس نام انسان کا ارروے
راس کے حقیقۃ یا مجازاً دلائل و وجوہات محبت اسکے کئی طرح پر ہین اول اگر
دو شخصونکی ایک راس ہو درمیان ان دونوں کے محبت ہوگی دوم اگر صاحب
راس دو شخصون کا ایک ہی ستارہ ہو دلیل محبت باہمی کی ہے سوم درمیان راس
دو شخصون کے نظر محبت ہو دلیل محبت باہمی کی ہے چہارم درمیان صاحب راس
دو شخصون کے اگر نظر تثلیث یا تسدیس ہو دلیل اتحاد باہمی کی ہے پنجم اگر درمیان صاحب
راس دو شخصوں کے دوستی جانبین سے ہو تو دلیل محبت واتحاد باہمی کی ہے
ششم اگر راس دونوں کی یعنی وہ برج کہ جس مین بروقت ولادت کے
قمر تھا ایک مثلثہ سے ہون آتشی یا بادی یا آبی یا خاکی تو دلیل باہمی کی ہے
ہفتم اگر راس معشوق کی گیارہوان خانہ راس عاشق سے پڑی دلیل
محبت باہمی کی ہے اسی طرح اگر راس زوجہ کی ساتوان خانہ راس شوہر سے پڑے
دلیل اتفاق باہمی کی ہے فائدہ اس فصل سابق مین وجوہات محبت بین الاثنین
کی ازروے راس کے بیان ہوے ہین اور راس کا پہچاننا موقوف ہے
معرفت حروف بروج اثناعشر ومنازل قمر پر پس واسطے معرفت راس
وحروف منازل قمر کے یہ فائدہ لکھا گیا پس واضح ہو کہ جو حروف بروج اثنی عشر
سے منسوب ہین وہ دو قسم پر ہین ایک وہ کہ جو معمول بہ حکماے یونان کا ہے

دوسرے وہ کہ جو حکماے ہند کا ہے اور فرق ان دو قسمون مین بہت ہے جیسا کہ حرف فا طریق یونانی مین متعلق منزل اکلیل سے ہے کہ یہ منزل برج میزان مین ہے اور زبان ہندمین فا کو پھا کہتے ہین ساتھ باے فارسی اور باے معتفی کے اور پھا متعلق منزل نعایم سے ہے کہ یہ منزل برج قوس مین ہے پس جو فرق درمیان حکماے یونان اور حکماے ہند کے ہے وہ اس بنا پر ہے کہ یونانیون پر اہل جفر اٹھائیس حرفونکو اٹھائیس منازل قمر پر تقسیم کرتے ہین اور حروف ابجد مین سے ہر اک حرف کو ایک منزل سے متعلق کیا ہے اور مقدار ایک منزل کی تیرہ درجہ مین تقریبا خواہ ایک برج مین ہو یا دو برج مین پس اس مطلب کے لئے ایک جدول لکھی جاتی ہے تا واسطے فہم مبتدی کی آسان ہو جاوے پس جدول حروف بست وہشتگانہ ابجد بر طبق منازل قمر یہ ہے

حمل			ثور			جوزا		
سرطین ۱	بطین ۲	ثریا ۳	ثریا ۳	دبران ۴	ہقعہ ۵	ہقعہ ۵	ہنعہ ۶	ذراع ۷
۱۳ حہ	۱۳ درجہ	۴ حہ	۹ حہ	۱۳ حہ	۴ حہ	۹ حہ	۱۳ حہ	۱۳ حہ
ا	ب	ج	ج	د	ہ	ہ	و	ز
سرطان			اسد			سنبلہ		
نثرہ ۸	طرفہ ۹	جبہہ ۱۰	جبہہ ۱۰	زبرہ ۱۱	صرفہ ۱۲	صرفہ ۱۲	عوا ۱۳	سماک ۱۴
۱۳ حہ	۱۳ حہ	۴ حہ	۹ حہ	۱۳ حہ	۴ حہ	۹ حہ	۱۳ حہ	۱۳ حہ
ح	ط	ی	ی	ک	ل	ل	م	ن
میزان			عقرب			قوس		
عفر ۱۵ ۱۳ حہ	زبانا ۱۶ ۱۳ حہ	اکلیل ۱۷ ۴ حہ	اکلیل ۱۷ ۹ حہ	قلب ۱۸ ۱۳ حہ	شولہ ۱۹ ۴ حہ	شولہ ۱۹ ۹ حہ	نعایم ۲۰ ۱۳ حہ	بلدہ ۲۱ ۱۳ حہ
س	ع	ف	ف	ص	ق	ق	ر	ش
جدی			دلو			حوت		
ذابح ۲۲ ۱۳ حہ	بلع ۲۳ ۱۳ حہ	سعود ۲۴ ۴ حہ	سعود ۲۴ ۱۳ حہ	اخبیہ ۲۵ ۹ حہ	مقدم ۲۶ ۴ حہ	مقدم ۲۶ ۹ حہ	موخر ۲۷ ۱۳ حہ	رشا ۲۸ ۱۳ حہ
ت	ث	خ	خ	ذ	ص	ض	ظ	غ

لیکن نزدیک حکماے ہند کی منازل قمر ۲۷ ہین اور منزل ذابح کو کہ بائیسوین منزل ہے

برج جدی مین جسکو ہندی مین ابجہت کہتے ہین شمار نہین کرتے ہین اور اسکو مخفی رکھتا
ہین مگر تولد طفل اور جنگ و نکاح مین اس نچھتر سے کام لیتے ہین اور احکام جاری کرتے
ہین اور حروف کو اٹھائیس منزل پر تقسیم کرتے ہین اور حروف کو سنسکرت مین اعراب
نہین ہوتا ہی جس طرح کہ عربی مین ہوتا ہی مثلاً الف عربی مین مضموم و مفتوح و مکسور و ساکن
ہوتا ہی پس الف حرف ہی اور ضمہ و فتحہ و کسرہ حرکت اسکی ہے اور زبان سنسکرت
مین بھی الف بارہ طرح سے لکھا جاتا ہے اور بارہ طرح سے پڑھا جاتا ہے اور صورت
تحریر ہر طرح کی جداگانہ ہوتی ہی مثلاً الف پہلے بفتحہ پڑھا دوسرے باشباع فتحہ تیسرے
بکسرہ چوتھے باشباع کسرہ پانچوین بضمہ چھٹے باشباع ضمہ ساتوین بکسرہ مجہول و اشباع آٹھوین
بفتحہ دیاے ساکن نوین بضمہ مجہول و اشباع دسوین بفتحہ دو او ساکن گیارھوین بفتحہ واو
و نون غنہ بارھوین بفتحہ و ہاے ساکن اسی طرح ہر حرف کو بارہ
بارہ طرح سے پڑھتے اپنی اور ان بارہ طرحون مین سے ہر واحد ایک حرف
خاص ہی اور صورت تحریر بعض حروف کی آخر رسالہ زبدۃ النجوم مین تحریر ہو چکی اور
سواے انکے اور بھی بعض حروف خاص اسی زبان کے ہین پس یہی بناء اختلاف
ہے درمیان یونانیون اور اہل ہند کے اور یہ بھی ہے کہ حرف ز کو ج کہتے ہین زینب کو
جنیب بولتے ہین اور بجاے قاف کے کاف استعمال کرتے ہین قاسم کو کاسم
کہتے ہین اور بجاے ح کے کھ بہ ہاے مختفی بولتے ہین خدیجہ کو کھدیجہ کہتے ہین اور
بجاے ف کے پھ استعمال کرتے ہین فاطمہؓ کو پھاطمہ کہتے ہین اور بجاے ع
کے الف استعمال کرتے ہین علی کو الی کہتے ہین اور حکماے ہند وقت
ولادت طفل انھین حروف پر اس لڑکے کا نام رکھتے ہین اور قاعدہ
نام رکھنے کا یہ ہے کہ بروقت ولادت کے دیکھتے ہین کہ قمر کس چرن پر کس نچھتر
کی ہے اوس چرن کا جو حرف ہوتا ہے اوسی حرف پر نام رکھتے ہین

اور منزل کو ان کے یہان نچھتر کہتے ہین اور ہر نچھتر مین چار چرن ہوتے ہین اور ہر چرن کا ایک ایک حرف ہوتا ہے جدول اسکی یہ ہے

میکھ			برکھ		
اسونی	بھرنی	کرتکا	کرتکا	روہنی	مرگسرا
۴ چرن	۴ چرن	۱ چرن	۳ چرن	۴ چرن	۲ چرن
چو چے چو لا	لی لو لے لو	آ	ای او اے	او وا وی وو	وے وو
متھن			کرک		
مرگسرا	آدرا	پونرش	پونرش	پکشہ	اشلیکھا
۲ چرن	۴ چرن	۳ چرن	۱ چرن	۴ چرن	۴ چرن
کا کی	کو گھ ڈ چھا	کی کو ہا	ہی	ہو ہی ہو ڈا	ڈی ڈو ڈے ڈو
سنگھ			کنیا		
مگھا	پورا پھالگنی	اوترا پھالگنی	اوترا پھالگنی	ہست	چترا
۴ چرن	۴ چرن	۱ چرن	۳ چرن	۴ چرن	۲ چرن
ما می مو مے	مو ٹا ٹی ٹو	ٹے	ٹو پا پی	پو کھا ڑاں ٹھا	پے پو
تلا			برچھک		
چترا	سواتی	بساکھ	بساکھ	انرادھا	جیشٹھا
۲ چرن	۴ چرن	۳ چرن	۱ چرن	۴ چرن	۴ چرن
را ری	رو رے رو تا	تی تو تے	تو	نا نی نو نے	نو یا یی یو
دھن			مکر		
مول	پوربا کھاڑ	اوترا کھاڑ	اوترا کھاڑ	سرون	دھنشٹا
۴ چرن	۴ چرن	۱ چرن	۳ چرن	۴ چرن	۲ چرن
یے یو بھا بھی	بھو دھا پھا ڈھا	بھے	بھو جا جی	کھی کھو کھے کھو	گا گی
	کنبھ			مین	

ریوتی	اوتراپھا درپد	پوربا بھادر پد	پورباپھادرپد	ست بکھا	دہنستھا
۴ چرن	۴ چرن	۱ چرن	۳ چرن	۴ چرن	۲ چرن
دی دوچاچی	دوتھاجھایان	دہی	سے سودا	گوساسیسو	گوسگے

جدول مطابق منازل یونانیان یا نچھترہائے ہندیونکے یہ ہے

طرفہ	نثرہ	ذراع	ہعقہ	مقعقہ	دبران	ثریا	بطین	شرطین
اشلیکھا	پکھہ	پوربس	آردرا	مرگسرا	روہنی	کرتھکا	بھرنی	اسونی
قلت	اکلیل	زبانا	عوا	سماک	عوا	صرفہ	زبیرہ	ہقعہ
جیشٹھا	انرادھا	ساکھا	سواتی	چترا	ہست	اوترابھاالگنی	پورباپھاالگنی	مگھا
موخر رشا	مقدم	اخبیہ	سعود	ملفقہ	ذابح	بلدہ	نعایم	شولہ
اوترابھادرپد ریوتی	پورباھادرپد	ست بکھا	دہنشٹھا	سرون	ابھجت	اوتراکھاڑ	پورباکھاڑ	مول

خاتمہ

کہ بیان عداوت مین اشخصین کے پس واضح ہو کہ عداوت بھی دو طرح سے ہوتی ہے ایک توبسبب عملیات و تعویذات وغیرہ کے ہوجاتی ہے دوسرے بسبب طالع ولادت و طالع سال اُن دونون کے ہوتی ہے تو بجسب قلت و کثرت دلائل کے کمی بیشی عداوت کے باہمی رہتی ہے اور تعویذات عداوت و فرقت بہ نسبت تعویذات محبت و الفت کی بہلہ تاثیر کرتے ہین کیونکہ شیاطین اس امر مین معین رہتے ہین اس لئے کہ طبیعت اُنکی ایسے امور کے طرف مائل اور راغب رہتی ہے اور چونکہ یہ رسالہ بیان مین محبت بین اشخصین کے لکھا گیا اور مقصد دوم مین وجوہات خلقی محبت کے تحریر ہوئی اور انھین وجوہات کے برعکس جو دلائل ہین وہی دلائل خلقی عداوت کے ہین پس انھین دلائل عداوت مین سے بعضے وجوہات اسلئے مزید لبصیرت کے یہان پر لکھے جاتے ہین وجہ اول جن دو شخصون کے زائچہ ولادت مین

پڑین و جاننا چاہیے یہ ترپیع ایک دوسرے کے پڑے ہون تو ان دونون مین عداوت ہوگی وجہ دوم موضع شمس ایک کا ساتھ موضع قمر دوسرے کے اگر بعداوت ناظر ہو دلیل ہے کہ درمیان ان دونون کے بضرورت عداوت وجہ سوم اگر شمس یا قمر ایک مولود کا بناظر مقابلہ یا تربیع دوسرے مولود کے پڑے تو دلیل دشمنی کی ہے وجہ چہارم استخارالاشمار مین ہے کہ اگر طالع ایک مولود کا بارھوان خانہ پڑے دوسرے مولود کے طالع سے وہ دونون باہم دشمن ہونگے وجہ پنجم اگر طالع دو شخصو کا بیکدیگر بنظر عداوت ناظر ہو دلیل عداوت باہمی کی ہے وجہ ششم اگر صاحب طالع دو شخصوں کا آپس مین دشمن ہون دلیل دشمنی کی یہ ہے وجہ ہفتم استشمارالاشمار مین ہے کہ اگر دو شخصو مین سے ایک کے طالع مین کوکب نحس کسی موضع مین پڑا ہو اور دوسرے کے طالع مین کوکب سعد اسی موضع مین پڑے وہ دشمن ہوگا دوسرے شخص کا اور اسکو مضرت دیدی پہونچاوے گا اسی طرح اگر دو مولود مین کوکب نحس ایک ہی موضع مین پڑا ہو درمیان ان دونون کے عداوت ہوگی اور ایک دوسرے کو ضرر پہونچاوینگے اور مضرت بحسب طبعیت اس شخص کے پہونچیگی پس اگر وہ نحس زحل ہو کہ کبر و خدیعہ و حیلہ و کنایت ضرر پہونچے گا اور اگر وہ نحس مریخ ہو بوضرب قتل و صلب و تسلط سے ضرر پہونچیگا اگر وہ نحس طالع مین ہو تو دونون کو ضرر ایک دوسرے کے نفس سے پہونچے گا اور اگر وہ نحس خانہ دوم خانہ مال مین ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب مال و معاش کے ہوا اور اگر وہ نحس خانہ سوم مین ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب علم و نقل نزدیک غیرہ کے ہوا اور اگر وہ نحس خانہ چہارم مین ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب عمارت و زراعت و باغ و زمین کے ہوا اور اگر وہ نحس خانہ دہم مین ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب جاہ و شغل و عمل سلطان کے و علی ہذا القیاس جس خانہ مین وہ نحس ہو بسبب منسوبات اس خانہ کے ایک دوسرے کو ضرر پہونچاوینگے اور اگر دونون کے مولد مین سعد و نحس ایک موضع مین ہون پس تین حال سے خالی

ضعیف ہے یا دونون قوی ہون گے یا دونون ضعیف ہون گے یا ایک انمین سے ضعیف ہوگا اور ایک قوی پس اگر دونون قوی ہون مثل اسکے کہ دونون کے زائچہ مین برج قوس مین مشتری و زحل ہوکہ قوس خانہ مشتری و اوج زحل ہے توباہم دیگر نفع پہونچائینگے اور ضرر بھی تو نفع و ضرر بحسب طبیعت کوکب ہوگا اور باعث و سبب اسکا منسوبات اور خانہ اور اگر دونون ضعیف ہون مثل اسکے کہ دونون کے زائچہ مین برج حمل مین زہرہ و زحل ہوکہ حمل خانہ ہبوط زحل و وبال زہرہ ہے اور کوئی دلیل دیگر نفع و نقصان کی نہو تو نفع و ضرر قلیل باہم دیگر پہونچائینگے اور اگر سعد ضعیف ہو اور نحس قوی مثل اسکے کہ برج عقرب مین مریخ و زہرہ ہوکہ عقرب خانہ مریخ و وبال زہرہ ہے توباہم دیگر ضرر زیادہ پہونچائینگے اور نفع کم اور اگر سعد قوی ہو اور نحس قوی مثل اسکے کہ برج ثور مین زہرہ و مریخ ہوکہ ثور خانہ زہرہ ہے و وبال مریخ توباہم دیگر ضرر کم پہونچائینگے اور نفع زیادہ اور اگر دلائل دشمنی و ضرر زائچہ مین بہت ہون اور محبت و نفع کے کوئی دلیل نہو توباہم دیگر جان و مال کے دشمن ہونگے اور ایک دوسرے کا خونخوار ہوگا اور اگر دلائل دوستی و منفعت زائچہ مین بہت ہون اور عداوت و ضرر کی کوئی دلیل نہو تو ان دونون مین باہم دیگر دوستی و محبت بدرجہ کمال ہوگی اور ایک دوسرے کو جان و مال سے نفع پہونچائینگے اور مانند یک جان و دو قالب کے رہینگے اور انکی محبت کا خاتمہ باخیر ہوگا و اخر دعوانا و الحمد لله رب العالمین

تمت

الحمد للہ کہ رسالہ **مقناطیس القلوب** چوتھی مرتبہ بصحت و صفائی تمام ماہ صفر ۱۳۲۲ ہجری چھپکر تیار ہوگیا اور حق تالیف اسکا محفوظ ہے کوئی صاحب بغیر اجازت راقم کے قصد طبع نفرمائین جسقدر نسخہ مطلوب ہون بار رسال قیمت (۲) طلب فرمائین ۔ راقم محمد عبد اللہ تاجر کتب شہر لکہنو